میری عید اب تم ہو

سحرش فاطمہ

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

میری عید اب تم ہو

سحرش فاطمہ

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"عفان کے بچے۔۔اف جلدی کرو ناں کتنی دیر سے چڑھے ہوئے ہو"۔

"ارے صبر کرو توڑ رہا ہوں ناں کیریاں۔۔۔اتنی کافی نہیں ہیں کیا؟"عفان درخت پر چڑھا ہوا تھا اور نیچے عنیشہ کیریاں جمع کرتی جا رہی تھی ساتھ ہی ساتھ اور توڑنے کا بھی حکم صادر کر رہی تھی۔

"اچھا اب جلدی کرو ناں اگر مالی بابا آ گئے ناں تو خیر نہیں ہماری، میری خیر ہے تمہاری ہمیشہ کی طرح خیر نہیں ہو گی"اونچی سی پونی بنائے آم کے درخت پہ چڑھے عفان کو نیچے کھڑی عنیشہ نے چڑایا تو اوپر چڑھے عفان نے جھلا کر اُسے گھورا۔

"عنیشہ کی بچی آئندہ مجھے کہنا کہ یہ کہ کیریاں توڑ کر دو پھر دیکھنا تم!"عفان نے بھی منہ پہ ہاتھ پھیر کر اُسے باور کروایا۔

"اچھا ناں اب بس کرو۔۔اچھا وہ آخری والی تو توڑ لو مالی بابا نہ آ جائیں، جلدی کرو ناں"عنیشہ نے منت سماجت کی۔

"تم دونوں پھر باغ میں گھسے ہو؟ ٹھہر جاؤ اب تم لوگوں کی خیر نہیں۔تمہاری شکایت اب تو پکی ہے۔۔۔او لڑکے اترو نیچے"

ڈنڈا اٹھائے مالی بابا کی آواز سنتے ہی عنیشہ کی سٹی گم ہو گئی جتنی کیریاں ہاتھ لگیں سرپٹ ڈور گئی جبکہ عفان درخت پہ چڑھا دل ہی دل میں خود کو کوس رہا تھا کہ کیوں عنیشہ کی باتوں میں آ گیا۔

"اوئے میں کہہ رہا ہوں نیچے اترو، تمہاری ساتھی تو بھاگ گئی اب تمہاری خیر نہیں"مالی بابا نے ڈنڈا برساتے ہوئے للکارا۔

یہ باغ عفان اور عنیشہ کے پڑوس والے گھر میں تھا لیکن گھر سے باہر تھا سب کی رسائی ہو سکتی تھی اسلیئے چوکیدار اور مالی ہر وقت دیکھ بھال کے لئے ہوتے تھے لیکن باوجود اس کے عفان اور عنیشہ ایسے وقت پر آتے جب دونوں ہی موجود نہ ہوتے۔

"دادو۔۔۔۔۔۔دادو۔۔۔۔۔۔" عنیشہ چلاتے ہوئے گھر پہنچی اور دادو کے کمرے میں گئی۔

"دادو۔۔۔۔۔۔عفان کو مالی بابا نے پکڑ لیا۔۔۔ اف میں تو وہاں سے بھاگ آئی اب عفان کا کیا ہو گا؟" ہانپتی ہانپتی چھوٹی سی عنیشہ کے ماتھے پر ننھے منے سے پسینے کی بوندیں آچکی تھیں۔

"آئے ہائے، عفان کا جو ہو گا سو ہو گا یہ بتاؤ آج کتنی کیریاں لائی ہو؟ جاؤ ذرا کچن سے مسالہ لے آؤ اور چھری بھی" دادو کو بھی شوق تھا ان سب چیزوں کا۔

"کیا دادو۔۔! اس مالی بابا کے بچے نے عفی کو پکڑ لیا تو؟ اور امی ابو کو پتا چلا تو؟" عنیشہ نے خوف کھاتے ہوئے کہا۔

"آئے ہائے تو کیا ہوا؟ پہلے بھی تو کئی بار ہوا ہے؟ تمہارے ماں باوا کو میں سنبھال لوں گی۔۔۔ جا جلدی جا اب۔۔"

عنیشہ دادو کی بات مان کر دبے پاؤں چوری چوری کچن کی جانب جانے لگی۔

"اے لڑکی!"

پیچھے سے فریدہ کی آواز پر عنیشہ نے سانس روکے کھڑی ہو گئی۔

"اپنی حرکتوں سے باز نہیں آنا تم نے؟" فریدہ کی غراتی ہوئی آواز آئی

عنیشہ کا چہرہ خوف سے لال ہونے لگا تھا۔

"عفان کہاں ہے؟ اور تم ایسے چوری چھپے کچن کی طرف کیوں جا رہی ہو؟"

ہاتھ ملتے ہوئے عنیشہ فریدہ کی جانب مڑی۔

"وہ۔۔۔۔۔۔چچی امی۔۔۔۔۔۔وہ عفی۔۔۔۔۔۔باہر گیا تھا آنے والا ہو گا"

بمشکل تھوک نگلتے ہوئے عنیشہ نے جواب دیا۔

فریدہ نے ہاتھ سے اپنا چشمہ اوپر کیا جو ناک پر سے پھسل کر نیچے آ رہا تھا۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"اچھے سے جانتی ہوں کہاں گیا ہو گا وہ اور تم اس وقت کچن کیوں جا رہی ہو؟ پتا نہیں اس وقت کچن بند ہوتا ہے؟"

"ج۔۔۔۔۔۔جی چچی امی۔۔۔۔۔۔وہ دادو نے۔۔۔"

"آہا سمجھ گئی۔۔۔ چلو ذرا میرے ساتھ" فریدہ نے اس کا کان موڑا اور کہا۔

"آہ چچی امی"

"چپ۔۔۔۔۔۔دادو کے پاس چلو ذرا اب"

"دادو مزے سے اپنے تخت پر لیٹی ہوئی تھیں, آنکھوں پر بانہہ رکھے ہلکی سی آواز میں کچھ گنگنا رہی تھیں کہ ڈھرکی آواز سے وہ چونکیں۔"

"ہائے میں مر گئی! کیا کہیں دھماکہ تو نہیں ہو گیا" سانس بحال کرتے ہوئے دادو اٹھ بیٹھیں۔"

"آپ کے ہوتے ہوئے اور کوئی دھماکہ ہو سکتا ہے؟ اس دنیا میں جب تک آپ کا بھاری وجود موجود ہے ناں اور کوئی دھماکہ ہو ہی نہیں سکتا"

فریدہ عنیشہ کا کان پکڑے کھڑی تھی اور دوسرے ہاتھ کو نچا نچا کر اپنی ساس کو جواب دے رہی تھی۔

"ارے اس بچی کا کان کیا جہیز میں لے کر آئی تھیں جو یوں موڑے رکھا ہے چھوڑ بھی دو اب" دادو کا دل لال ہوتے عنیشہ کے کان کو دیکھ دہل سا گیا تھا۔

آپ بھی حد کرتی ہیں, بچوں کے ساتھ بچی بنی رہتی ہیں, اپنی عمر دیکھیں اور حرکتیں؟ عفان کو آنے دیں اس کی بھی ٹھیک ٹھاک مرمت کروں گی آج تو۔۔۔

فریدہ نے جھٹکے سے عنیشہ کا کان چھوڑا کہ اس کا پورا وجود ہی ہل گیا۔

کیوں بچوں پر ظلم کرتی ہو؟ اور اب میری عمر کے پیچھے بھی پڑ گئی ہو؟ ہنکارتے ہوئے دادو نے کہا جبکہ عنیشہ وہاں چپ چاپ دادو اور چچی امی کی کھٹ پھٹ سن کر دل ہی دل میں محظوظ ہو رہی تھی۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"ظلم ؟ اور جو آپ اس عمر میں یہ حرکتیں کر رہی ہیں اس وجہ سے میر اعفان ایک دن لنگڑا ہو جائے گا یا اپاہج دیکھ لینا"

"اللہ نہ کرے چچی امی۔۔۔۔۔۔ ایسا تو نہ کہیں" عنیشہ نے جھٹ سے کہا۔

"تم چپ کرو بی بی۔۔۔۔۔۔! آنے دو عفان کے ابو کو تم دونوں کی شامت نہ بلوائی تو میرا نام بدل دینا" فریدہ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے اب تم جاؤ شامت کی تیاری پکڑو میں اور عنیشہ تمہارے لئے نیا نام سوچتے ہیں۔۔۔ آؤ عنیشہ یہاں"

عظمی دادو کی بات سن کر فریدہ کے پاس سے کھسیا کر دادو کے پاس آگئی اور فریدہ پیر پٹختی ہوئی عفان کو دیکھنے باہر چلی گئیں۔

"دادو" عنیشہ دادو کے پاس آکر بانہوں کو گلے میں ڈال کر پیار سے بولی۔

میری جان ہے ناں تو۔۔۔۔۔۔ اور عفان بھی۔۔۔۔۔۔ دیکھ ذرا اپنی چچی کو, موٹی کہیں کی خود کھا کھا کے پھٹ رہی ہے نہ پھر بھی ہمیں کچھ چٹ پٹا کھانے نہیں دیتی, ہونہہ میرے بچوں کا اِتو سا منہ نکل آیا ہے دیکھو تو اور میرا ابھی اِتو سا۔۔۔

دادو زندہ دل اور شوخ طبیعت سی تھیں تو ان پر مزید سایہ ٹی وی کا پڑا تھا اور آج کل کے جدید طریقے سے بات کرنا نئے نئے عجیب و غریب الفاظ بھی انہی غیر ملکی ٹی وی شوز سے سیکھے اور انہیں پھر اپنے جملوں میں فٹ بھی کرتیں تھیں۔

عنیشہ ان کی بات سن کر ہنس پڑی اور دادو کے دل کو جیسے ٹھار مل گئی جب عنیشہ کھکھلا کر ہنس دی۔۔۔

☆☆☆☆☆

پرانے طرز کا بنا یہ بنگلہ جو دو مرلے کا تھا۔ جس کا نام اس کے بنانے والے نے اپنی زوجہ پر رکھا یعنی "جنت وِلا" اور پھر بچوں کی شادیاں کروا کر خود جنت جانے کی تیاری میں لگ گئے۔۔۔ جنت بی بی کے مرحوم شوہر دانش قیوم نے زمین زوجہ کے نام کر دی تھی اور بچے جو شادی کر چکے تھے ان میں دو عدد بیٹے "احمر اور روحیل" تھے جبکہ بیٹی ایک ہی تھی اور دونوں میاں بیوی کے باہم مشورے سے اس اکلوتی رحمت کا نام رحمت دانش رکھا گیا۔۔۔ اس طرح تین بچوں سمیت یہ گھر ہر دن ہنگامے میں مشغول رہتا۔۔۔ جنت بی بی کو باغبانی سے لگاؤ تھا تو دانش صاحب نے باغ بھی بنوا دیا۔۔۔

http://paksociety.com

یوں احمر اور روحیل کی شادی کے بعد دانش صاحب تو دنیا سے کوچ کر گئے جب کہ رحمت نکاح شدہ تھیں اور دونوں بھائیوں نے مل کر اسے بھی گھر سے نکالا مطلب رخصت کیا جس پر احمر کی بیوی ثناء اور روحیل کی بیوی فریدہ کو پانی کی طرح بہتا پیسہ اڑاتے ہوئے شوہر برے لگ رہے تھے۔ اوپر والے پورشن میں روحیل جب کہ نچلے پورشن میں جنت بی بی کے ساتھ احمر اور ثناء رہنے لگے۔

چونکہ احمر اور روحیل کی شادی ساتھ ہوئی تھی ان دونوں کی اولادیں بھی ایک ہی وقت دنیا میں تشریف لائے۔۔۔ احمر کے ہاں بیٹی جب کہ روحیل کے ہاں بیٹا ہوا۔۔۔ ان کے والد کے جانے کے بعد اور رحمت کی رخصتی کے بعد یہ پہلا بڑا موقع تھا بہت شاندار طریقے سے عقیقہ کیا، تب پیسہ بہانا یا اڑانا دونوں بیویوں کو برا نہیں لگا۔۔۔

نام رکھنے کی باری آئی تو دونوں ماؤں نے اپنی مرضی سے نام رکھ کر بس جنت بی بی کو گوش گزار کر دیا۔۔۔ وہ بھی بس اسی میں خوش ہو گئیں کہ نام جو بھی ہو اب کھیلنے والے بچے آ گئے تھے اُن کی گود میں۔۔۔

جیسا کہ جنت بی بی بچوں کے ساتھ ہی ہوتی تھیں اور کچھ اپنی بھی طبیعت و مزاج کی وجہ سے بچوں کے ساتھ بچی سی بن جاتی تھیں۔۔۔ جس کی وجہ سے اکثر بچے ڈانٹ بھی کھاتے لیکن اپنی دادو کی خاطر وہ یہ سہن کر جاتے پھر دادو کے پہلو سے لگ کر خوب ہنسی مذاق کرتے۔۔۔

رحمت کے ہاں ۲ سالوں بعد اولاد ہوئی اور وہ بھی جڑواں بچے جس میں ایک بیٹا تھا اور ایک بیٹی۔ عبدالرافع اور رافعہ۔ ایک جیسے نام رکھنے سے دونوں کو مذاق اڑتا رہتا تھا اُن کا نام اُن کے دادا دادی نے رکھا تھا اور مزید وہ یہ کہ چھوٹے بھی تھے تو ہمیشہ عنیشہ اور عفان کے مذاق و تنقید کی زد میں رہتے تھے۔

☆☆☆☆☆

عفان درخت کی موٹی ٹہنی سے لٹک گیا تھا اور نیچے مالی بابا اسی موٹے سے ڈنڈے سے نیچے اتارنے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے کہ فریدہ وہاں پہنچ گئیں

"عفان میرے بچے، اف میرے خدا۔۔ نیچے اتارو کوئی اسے کہیں گر نہ جائے۔ ہائے میرا بچہ" فریدہ مگرمچھ کے آنسو رونا شروع ہو گئی

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"باجی یہ بچہ اور اس کے ساتھ ایک وہ بچہ آکر یہ دیکھیں کیریاں توڑ رہے تھے میں اب چھوڑوں گا نہیں" مالی بابا بھی جیسے تاڑ میں تھے کہ بس اب قصہ تمام کر گزرنا ہے۔

"بیڑا غرق ہو جائے۔ میرے بچے کو ہاتھ تو لگا کر دکھاؤ! کیریوں کی وجہ سے مارو گے چھوٹے بچے کو شرم نہیں آتی؟" فریدہ نے بانہیں چڑھاتے ہوئے غصے سے کہا۔

"باجی لیکن۔۔ آپ۔۔"

"چپ۔ ایک الفاظ نہیں، اتارو میرے بچے کو نیچے"

فریدہ کی بات سن کر مالی بابا نے عفان کو نیچے سہارا دے کر اتارا۔

"آئندہ ہاتھ بھی لگایا ناں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا" یہ کہہ کر عفان کو بازو سے کھینچتے ہوئے وہ گھر لے آئیں

نالائق کہیں کے! تم اور تمہارے وہ چچی عنیشہ تم دونوں نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔ آنے دو روحیل کو تمہارے صحیح والی کلاس لگوا کر ہی دم لونگی۔ ماں باپ نے اپنی بیٹی کو ڈھیل دی ہوئی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ میرا بیٹا بھی بگڑ جائے۔۔۔

امی وہ تو۔۔

چپ ایک دم چپ! جاؤ اپنے کمرے میں۔ وہ دونوں میاں بیوی کام پر جاتے ہیں اور اپنا عذاب میرے اوپر مسلط کر جاتے ہیں نوکرانی ہوں ناں میں جیسے سب کی۔۔۔۔

"امی پتا نہیں کیا کیا بولتی رہتی ہیں آپ بھی" عفان کو یہ سب تقریباً ہر دوسرے تیسرے دن سننا پڑتا تھا لیکن سمجھ نہیں پاتا تھا۔

"تم سے کہا ناں جاؤ یہاں سے" فریدہ نے پھنکارتے ہوئے کہا اور عفان اپنے کمرے کی طرف جانے لگا جب کہ اس کا بے حد دل کر رہا تھا دادو کے پاس جانے کو۔

شام کے وقت تینوں لاؤنج میں موجود تھے اور فریدہ کا موڈ بھانپ چکے تھے اس لئے اشاروں میں ہی ایک دوسرے کو سمجھا دیا تھا فریدہ بھی کچن میں برتن کی اٹھا پٹخ میں مصروف تھی۔ جیسے ہی چائے اور دیگر لوازمات لے کر آئی صوفہ پر بیٹھتے ہی دانت پیس کر بولی

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"میں کہہ دیتی ہوں میں کوئی نوکرانی نہیں کسی کی، اپنے بچوں کو خود سنبھالنا چاہیے نہ کہ دوسرے کے اوپر تھوپ دیا جائے، ہو نہہ

کیا بات ہے بھابھی سب خیر ہے ناں؟" احمر نے چائے کی چسکی بھرتے ہوئے پوچھا

"بھائی صاحب آپ کی لاڈو کی وجہ سے میرا بیٹا مار کھاتا ہے، میرا دل کیسا ہوتا ہو گا جب کوئی بلاوجہ اسے مارے یا ڈانٹے؟''

"ہاں پر بات کیا ہے یہ تو پتا چلے" روحیل نے اب کی بار پوچھا

کیا ہوا؟ فریدہ بھڑک ہی اٹھی۔

عفان آپ کی ماں اور بھتیجی کی ہی بات سنتا ہے ماں کی نہیں سنتا، حرکتیں بھتیجی صاحبہ کرتی ہیں اور پھنس میرا بیٹا جاتا ہے، لیکن دوسروں کو تو پرواہی نہیں ہے وہ تو مزے سے سارا دن دفتر میں اے سی میں بیٹھے رہتے ہیں اور میں یہاں گرمی میں سڑ رہی ہوتی ہوں۔۔۔

یہ بات خالصتاً ثناء کو گوش گزار کی گئی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے ایسا؟ اور کیا کر دیا ہے میری بیٹی نے؟ میری بیٹی اگر کچھ کرتی بھی ہے تو اکیلے نہیں آپ کے بیٹے کے ساتھ کرتی ہے، اللہ خیر کرے میری بیٹی نے آج تک آپ کے خلاف کوئی بات نہیں کی، ہمیشہ ہنستی کھیلتی بچی ملی ہے پر اب تو ایسا گمان ہو رہا ہے کہ آپ کہیں اس سے ناروا سلوک تو نہیں کرتیں؟" احمر کو ثناء کی بات پر لگا اب کہیں مک مکانہ ہو جائے اس نے فوراً بات کو سنبھالنے کی کوشش کی

"بھابھی آپ اچھے سے جانتی ہیں ثناء کیوں جاب کر رہی ہے لیکن اگر آپ کو یہ بات کھٹک رہی ہے تو ثناء اب سے جاب نہیں کرے گی بلکہ وہ اب عنیشہ کی ہی پوری ذمے داری لے گی اور آپ کا ہاتھ بھی بٹایا کرے گی کچن وغیرہ میں، کیوں ٹھیک ہے ناں روحیل؟"

اب میرا یہ مطلب بھی نہیں تھا۔ میں بس یہ کہہ رہی ہوں کہ اپنی بیٹی کو سمجھایا کرو۔ اس کی وجہ سے میرا بیٹا نہ بگڑ جائے، باقی بھلے سے کام وام کرتے رہو دونوں

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

یہ فریدہ ہی تھی جس نے ثناء کو مشورہ دیا تھا کام کرنے کا کیوں کہ احمر کا کسی پراجیکٹ میں بہت بڑا گھاٹا ہوا تھا حالانکہ زمینوں سے پیسے آتے تھے لیکن احمر کو یہ گوارہ نہ تھا کہ وہ چند روپے جو جنت بی بی کو ملتے ہیں وہ بھی لے لیئے جائیں اس لئے ثناء نے ساتھ دینے کی کوشش کی اور فریدہ کو بھی آزادی مل گئی تھی دن بھر وہ جیسے چاہے کھائے پیئے پکائے کچن کا سارا انتظام وہ اکیلے ہی دیکھ رہی تھی اب ایسے کیسے ثناء کی مداخلت برداشت کرتی؟

اُس دن کے بعد سے عفان کم کم ہی دادو کے پاس جاتا لیکن جاتا ضرور تھا، عنیشہ کو بھی ثناء نے سمجھایا تھا جس وجہ سے اب وہ زیادہ تر دادو کے پاس ہی پائی جاتی تھی۔

"دادو۔۔رحمت بی کب آئیں گی؟"

رحمت دوسرے شہر میں بس گئی تھی پہلے ایک ہی شہر میں تھے تو ہر ہفتے گھر میں میلہ لگا ہوتا تھا پر جب سے وہ دوسرے شہر گئی تب سے آنا کم ہو گیا تھا

پتا نہیں۔اب تو مجھے بھی اس کی یاد ستا رہی ہے۔پتا نہیں آخری دفعہ بات بھی کب ہوئی تھی!" دادو رحمت کو یاد کرتے ہوئے" افسردہ ہونے لگ گئیں۔

"ارے دادو کیا ہوا؟ اچھا اب پلیز اداس نہ ہوں، میں فون کرتی ہوں جا کر پھر آپ کو بتاتی ہوں"عنیشہ کی بات پر جنت بی کھل سی اٹھیں

"جیتی رہ پتری۔۔ورنہ فریدہ کا بس چلے میری بیٹی یہاں آئے ہی ناں، اس کی بیٹی ہوتی تو میں پوچھتی اس سے" ہنکارا بھرتے ہوئے جنت بی نے کہا

"دادو اب بس ناں میں جاتی ہوں باہر اور فون کر کے خیر خیریت لیتی ہوں ٹھیک ہے ناں؟" سر ہلاتی ہوئی عنیشہ باہر آ گئی۔

"رحمت بی کا نمبر کہاں لکھا ہوا ہے؟"خود کلامی کرتے ہوئے وہ فون ٹرالی میں رکھے ایک ایک ڈائری کو دیکھ رہی تھی تو کچھ کاغذات فرش پر گر گئے جس کا اسے پتا ہی نہیں چلا۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"مل گیا رحمت بی کا نمبر "عنیشہ نے رحمت کا نمبر ڈائل کیا

"ہاں ہیلو کون بات کر رہا ہے؟"عنیشہ نے نہ سلام نہ کچھ فوراً سوال کر ڈالا

"عبدالرافع بات کر رہا ہوں" سامنے سے فون پر آواز آئی

اوہو میلے چھوٹے سے بھائی نے فون اٹھایا ہے۔ کیسے ہو؟ میں ہوں تمہارے عنیشہ آپی۔۔۔

"اوہ کیسی ہیں آپ آپی؟"عبدالرافع بھلے عمر میں چھوٹا تھا لیکن عنیشہ کا رعب تھا جس کی وجہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی وہ آپی کہتا تھا

میں ٹھیک ہوں رافعہ بچے تم بتاؤ"عنیشہ نے چھیڑا تھا اُسے

آپی میں عبدالرافع بات کر رہا ہوں رافعہ نہیں "عبدالرافع شدید زچ ہوا

اوہو سوری یار کیا کروں تم دونوں کے نام بھی تو ایک جیسے ہیں ناں بس میں بھول جاتی ہوں"عنیشہ اس بات پر ہنسنے لگی

اچھا آپ کو کوئی کام ہے یا ایسے ہی فون کیا ہے؟"عبدالرافع نے جان چھڑانے کے انداز میں کہا

''مجھے تو رحمت بی سے بات کرنی تھی خواہ مخواہ تم نے فون اٹھالیا اب چلو آپی کی بات مانو اور رحمت بی کو فون دو

اف ایک تو یہ آپی بھی ناں"عبدالرافع بڑبڑایا تھا

کچھ کہا تم نے؟

نہیں۔۔ نہیں اچھا رکیں میں امی کو بلاتا ہوں

یہ کہہ کر عبدالرافع اپنی جگہ سے ہٹا، فون ہولڈ پر رکھ کر وہ رحمت بی کے پاس جا ہی رہا تھا کہ اچانک اس کے دماغ میں بات آئی اور فون ہولڈ پر ہی رکھ کر وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

عنیشہ کان پر کریڈل رکھے انتظار کرتی رہ گئی۔ کافی دیر تک کوئی آیا نہیں اور وہ ہیلو ہیلو کرتی رہی۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"یہ کیا حال کر رکھا ہے؟ اور اس وقت کس سے کانا پوسی ہو رہی ہے؟" فریدہ نے فون ٹرالی کے ارد گرد کا غذات بکھرے ہوئے دیکھا تو ڈپٹا

"وہ۔۔ چچی امی۔۔ وہ رحمت بی کو فون کیا ہے" عنیشہ نے بمشکل بات پوری کی

"رحمت بی سے بات کرنے کا کونسا چسکا چڑھا ہے جو ہر چیز بکھیر کے رکھ دی؟ کون سمیٹے گا یہ سب؟ ہاں؟ تمہاری ماں؟" فریدہ کا جلالی روپ وہ اچھے سے جانتی تھی لیکن اس وقت کچھ زیادہ ہی خوف کھا رہی تھی

"اور رحمت بی سے کون سی باتیں ہو رہی ہیں ذرا میں تو سنوں؟" فریدہ نے کریڈل عنیشہ سے جھپٹا

"ہیلو؟ ہیلو؟"

کوئی فون پر ہے ہی نہیں۔۔۔

مجھے کسی کی آواز نہیں آرہی۔۔ اے لڑکی شرافت سے بتاؤ کس سے بات کر رہی تھیں؟" فریدہ نے زور سے عنیشہ کا بازو پکڑا

میں سچ کہہ رہی ہوں چچی امی۔۔ دادو نے کہا تھا رحمت بی سے بات کرنے کے لئے اور عبدالرافع نے ہولڈ کروایا تھا

جھوٹ بولتی ہو، اگر رحمت بی کو فون ملایا تھا تو کوئی بات کیوں نہیں کر رہا فون پر ہاں؟

"نہیں میں سچی کہہ رہی ہوں" عنیشہ کو تکلیف ہو رہی تھی لیکن فریدہ نے بہت زور سے پکڑا ہوا تھا بازو

"یہ کرتوت ہیں تمہارے؟ دادو کے ساتھ ٹی وی پر نجانے کیا کیا دیکھتی رہتی ہو، میں بھی ان سب چیزوں سے واقف ہوں آئی سمجھ! عمر دیکھو اپنی اور حرکتیں تو دیکھو۔"

فریدہ عنیشہ کو باتیں سنا رہی تھی جبکہ جنت بی بی کمرے میں تھیں، انہیں سب احساس ہوا کہ فریدہ چلا رہی ہے وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگیں اور باہر جانے کے لئے چھڑی پکڑ کر چلنے لگیں

"عمر دیکھی ہے اپنی؟" فریدہ نے آنکھیں دکھائیں

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"چچی۔۔میں۔۔سچ کہہ رہی۔۔ ہوں"عنیشہ کی روتے ہوئے ہچکیاں سی بندھ گئی تھیں۔

"کیا ہو گیا ہے؟کیوں چلا رہی ہے تو فریدہ؟"جنت بی بی جیسے ہی اُس جگہ پہنچیں عنیشہ نے زور بلند آواز میں زارو قطار رونا شروع کر دیا

''کیا ہوا ہے عنیشہ؟کیا ہوا میری بچی کو؟''

"میں کہتی تھی ناں یہ بچی بگڑی ہوئی ہے،میرے بیٹے کو بھی بگاڑ سکتی ہے لیکن پتا ہے آپ کو یہ آپ کی وجہ سے بگڑی ہے،دیکھیں کیسے میں نے اسے رنگے ہاتھوں پکڑا ہے"

فریدہ جو دل آئے بولے جا رہی تھی یہ بھی نہیں سوچ رہی تھی کہ عنیشہ چھوٹی ہے اس میں ان باتوں کی عقل سمجھ نہیں

"آئے ہائے کیا بولے جا رہی ہو بہو؟"جنت بی بی کا دل دہل سا گیا

یہ دیکھیں پتا نہیں کس سے بات کر رہی تھی اس وقت اور جب میں نے فون لیا تو سامنے سے خاموشی تھی کیا مطلب ہوا اس بات کا؟فریدہ نے گھور کر عنیشہ کو دیکھا

"کیا جھلی ہو گئی ہو؟اِسے تو میں نے کہا تھا رحمت سے بات کرنے کو"اس بات پر عنیشہ نے فریدہ کو دیکھا لیکن اُس نے بڑی مہارت سے بنا گڑبڑائے بولا

ہاں کہا ہو گا لیکن فون پر رحمت بی تو نہیں تھی۔۔۔

اچھا دوبارہ فون کر کے دیکھو ناں کیا پتا واقعی رحمت ہی ہو

مجھ سے بحث نہ کریں میں اچھے سے جانتی ہوں آپ اپنی لاڈو کو بچانے کی خاطر بول رہی ہیں"فریدہ جی بھر کے بھڑاس نکالنے کے ارادے سے یہ سب بول رہی تھی جبکہ عنیشہ والی بات جنت بی بی نے بھی کہی لیکن وہ فریدہ ہی کیا جو مان جائے

تم کیوں اس معصوم کے پیچھے پڑی رہتی ہو؟میں کہہ رہی ہوں ناں ایسی کوئی بات نہیں ہے"جنت بی بی نے عنیشہ کو اپنے پاس لے کر کہا

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

تو ٹھیک ہے میں ابھی فون کئیے دیتی ہوں رحمت بی کو سب پتا چل جائے گا" فریدہ نے کہا اور جنت بی نے اثبات میں سر ہلایا جس کے نتیجے میں فریدہ نے دوبارہ نمبر ملایا

پہلے پہل تو نمبر مصروف گزرا لیکن پھر کچھ دیر بعد ملایا تو رحمت بی نے ہی فون اٹھایا

کیا ابھی کچھ دیر پہلے عنیشہ نے فون کیا تھا؟" فریدہ نے اسپیکر آن کر دیا تھا فون کا جس سے آواز باہر سننے میں با آسانی آسکتی تھی

''نہیں تو بھا بھی کوئی فون نہیں آیا۔ کیوں خیر ہے ناں؟ اماں تو ٹھیک ہیں ناں؟''

"چچی امی فون رافع نے اٹھایا تھا" عنیشہ نے ڈرتے ہوئے کہا

اچھا رحمت بی ذرا عبد الرافع سے پوچھو کیا پتا اس نے فون رسیو کیا ہو

"اچھا بلاتی ہوں اسے "رحمت بی نے عبد الرافع کو آواز لگائی اور فون اسے تھما دیا

عبد الرافع کیا عنیشہ نے فون کیا تھا؟

"نہیں تو عنیشہ آپی نے تو کوئی فون نہیں کیا تھا کیوں امی؟" عبد الرافع نے صفائی سے جھوٹ بولا۔ اس نے محض بدلے کی وجہ سے دانستا ایک مذاق کیا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اُس کے اِس جواب کے بدلے میں عنیشہ کے ساتھ کیا ہو سکتا ہے

فریدہ خونخوار نظروں سے عنیشہ کو دیکھ رہی تھی اور وہ دادو سے لپک گئی تھی۔

اس واقعے کے بعد دونوں بہوؤں کی آپس میں ان بن ہی رہی۔ عنیشہ کو معصوم ذہن اس بات کو دماغ سے نکال ہی نہیں رہا تھا کہ عبد الرافع کی وجہ سے وہ مشکوک بن گئی تھی جس کا عنیشہ کو اندازہ ہی نہیں تھا۔ عنیشہ کے ماں باپ اچھے سے جانتے تھے سمجھتے تھے عنیشہ ایسا نہیں کر سکتی جبکہ جنت بی بھی عنیشہ کی وجہ سے پریشان تھیں۔ عفان کو باز رکھا گیا کہ وہ عنیشہ سے دور رہا کرے اسے بارہا دفعہ سمجھایا گیا کہ وہ لڑکی ہے اب اس کے ساتھ نہ کھیلا کرے نہ بیٹھا کرے، بچپن کا سنگ یوں پل بھر میں تو ختم نہیں ہو سکتا تھا۔ رحمت بی اُس واقعے کے کافی دن بعد بمع عبد الرافع اور رافعہ کے جنت وِلا میں رہنے آئی تھیں۔

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

ہائی کوالٹی پی ڈی ایف
ایڈ فری لنکس
ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ
ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ ایک پیج پر
کتاب کی مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
ناولز اور عمران سیریز کی مُکمل رینج

Click on http://paksociety.com to Visit Us

پاک سوسائٹی کو فیس بُک پر جوائن کریں http://fb.com/paksociety

پاک سوسائٹی کو ٹوئٹر پر جوائن کریں http://twitter.com/paksociety1

پاک سوسائٹی کو گُوگل پلس پر جوائن کریں https://plus.google.com/112999726194960503629

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-

http://paksociety.com

http://paksociety.com

عنیشہ کو شدید دھچکا لگا تھا رافع کے جھوٹ پر جو کہ عبدالرافع بھی اچھے سے جانتا تھا لیکن ایسے بن رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ رحمت بی کو دیکھ کو جنت بی بی خوشی سے پھولے نہیں سمارہی تھیں وہیں فریدہ کا افشارِ خون بڑھے جا رہا تھا حالانکہ ثناء نے ایک ہفتے کی چھٹی لی تھی دفتر سے کہ وہ عنیشہ کے ساتھ رہ سکیں اور رحمت بی کے آنے سے فریدہ کی مدد بھی کر سکیں لیکن باوجود اس کوشش کے وہ فریدہ ہی کیا جو خوش ہوتی؟

عنیشہ مزاج کی چلبلی تھی لیکن فقط اس ایک بات کی وجہ سے وہ فریدہ ہی کیا عفان سے بھی دور رہنے لگی تھی اس بات کا عفان کو اندازہ تو نہیں تھا لیکن فریدہ نے اسے بھی جو سمجھایا تھا اُس وجہ سے وہ بھی کم کم ہی عنیشہ سے بات کرتا جبکہ دونوں ایک ہی اسکول میں ایک ہی کلاس میں تھے اور ان دونوں کی شرارتوں سے کوئی اسٹوڈنٹ تو کیا استاد بھی بچ نہیں پاتا تھا۔

"تم نے نوٹ کیا عبدالرافع؟ آپی بہت چپ چپ سی رہنے لگی ہیں؟" رافعہ کی بات پر عبدالرافع نے بھنویں سکیڑیں۔۔

کس نے کہہ دیا؟ اور اسے آپی تو نہ کہو، بس ایک دو سال ہی تو بڑی ہے کون سا دس سال بڑی ہے جو آپی بنا دیا؟

"بڑی تو ہے ناں؟ ہاں اس معاملے میں عفان اچھے ہیں۔ کہتے ہیں آپ کہہ لو لیکن بھائی کا دم چھلا لگا کر نہیں بولنا" رافعہ نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا

"ہاں عفان پھر بھی صحیح کہتا ہے لیکن اس عنیشہ کی تو۔۔"عبدالرافع کا غصہ رافعہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا

کیا ہوا ہے تمہیں؟

عبدالرافع نے مٹھیاں بھینچیں

"کچھ نہیں۔ میں ذرا عنیشہ کے پاس جا رہا ہوں۔ تم میرے پیچھے مت آنا۔ سمجھیں؟"

عبدالرافع کا انداز ایسا تھا کہ فقط سر ہلانے میں ہی رافعہ نے اکتفا کیا۔

****

http://paksociety.com

مارچ کے اواخر دن تھے جب موسمِ بہار کی وجہ سے پھولوں پر شبنم کے قطرے پڑتے تو دل کرتا انہیں توڑ کر محفوظ کر لیا جائے لیکن ہائے یہ پھول بھی ناں جب تک اپنی ٹہنی سے جڑے ہوتے ہیں ان میں جان رہتی ہے جیسے ہی انہیں توڑ کر ان کی شاخ سے جدا کر لیا جائے یہ کچھ دن تو برداشت کر جاتے ہیں لیکن پھر مرجھا جاتے ہیں۔ ان کو جو پیار، محبت اپنی شاخ سے ملتا ہے وہ توڑ کر کسی کو دینے میں وہ خوشی نہیں ملتی ہو گی۔

جنت بی بی کے باغبانی کے شوق کی وجہ سے عنیشہ کا کافی وقت بھی اس باغ میں رنگ برنگے پھولوں کے بیچ گزرتا تھا۔ کبھی عنیشہ کو بھی شوق تھا وہ پھول توڑ لیا کرتی تھی لیکن جب پھول مرجھا جاتا وہ بھی اداس ہو جاتی تب سے اس نے یہی فیصلہ کیا اب وہ صرف ان کا خیال رکھے گی کبھی توڑے گی نہیں۔

عبدالرافع گیلی گھاس پر چپل پہنے گھسڑ گھسڑ چل کر عنیشہ کے پاس آیا۔

کیا کر رہی ہو؟

وہ جو پھولوں کو انہماک سے دیکھ رہ تھی عبدالرافع کا آنا اسے ڈرا گیا

اف عبدالرافع کے بچے۔ ڈرا دیا ایسے بول کر" عنیشہ کا دھیان آس پاس جو نہیں تھا۔"

"اچھا تو تم ڈرتی بھی ہو؟" عبدالرافع طنزیہ مسکرایا

"ہاں لیکن تم سے نہیں" منہ بسورتے ہوئے وہ واپس پھولوں کی طرف پلٹی

ہاں ہاں پتا ہے۔ ویسے اکیلی یہاں کیا کر رہی ہو؟

"تم سے مطلب؟ تمہیں بتاؤں گی پھر تم سے پوچھا جائے گا تو تم جھوٹ بولو گے کہ نہیں عنیشہ سے تو میری بات ہی نہیں ہوئی بلکہ نہیں عنیشہ آپی سے" آپی لفظ پر عنیشہ نے زور دے کر کہا

"کیا اس بات کی وجہ سے اب تک ناراض ہو؟" عبدالرافع کو وہ فون کال یاد آ گئی تھی

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"ناراض؟ تم ایک نمبر کے جھوٹے ہو رافع۔ چچی امی کے سامنے تم نے مجھے جھوٹا بنا دیا" وہ جو پھولوں کو ہاتھ سے پھیر رہی تھی اچانک اس کا ہاتھ کانٹے سے لگ گیا

"آہ"

"یہ کیا؟ کانٹا چبھ گیا۔ کہاں رہتا ہے تمہارا دھیان؟" عبد الرافع نے اس کی انگلی پکڑی کون اپنی انگلی سے صاف کرنے لگا۔۔

"درد ہو رہا ہو گا ناں؟" عبد الرافع نے اپنی شرٹ کو کھینچا اور عنیشہ کی انگلی پر رکھ دیا"

"یہ کیا کر رہے ہو؟" عنیشہ کو سمجھ نہیں آیا

خون روک رہا ہوں اور کیا؟

اس تکلیف اور خون کا احساس ہو رہا ہے تمہیں؟ تو تب کیوں نہیں ہوا جب چچی امی نے فون کیا میرے حوالے سے؟

عنیشہ نے کنکھیوں سے اسے دیکھا

عنیشہ اب معاف کر دو یار ٹھیک ہے ہو گئی غلطی۔ تم بھی تو مجھے چھیڑتی رہتی ہو میں کیا اب یہ بھی نہیں کر سکتا؟" عبد الرافع نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا خون اب رک گیا تھا۔۔

نہیں کبھی معاف نہیں کروں گی! اور بہتر ہو گا تم مجھے آپ کہو اور آپی بھی کتنی دفعہ کہا ہے بڑی ہوں میں تم سے۔ سمجھ نہیں آتی؟

یہ تمہاری جو حکمانہ فطرت ہے ناں اپنے کسی چچے کے لئے رکھنا، میرے لئے نہیں! بڑی ہو گی اپنے گھر میں۔ میں کبھی بھی تمہیں آپی نہیں کہوں گا۔۔۔

دونوں کی عمریں چھوٹی ضرور تھیں اور یہ ان کا لڑنا جھگڑنا اسی زمرے میں آتا تھا کہ دونوں چھوٹے ہیں۔

"تم۔۔ تم مجھے آپی نہیں کہو گے؟" عنیشہ نے اسے دھکا دینا شروع کیا لیکن چونکہ عبد الرافع لڑکا تھا جسامت میں عنیشہ سے زیادہ طاقت ور تھا اور مضبوطی سے اپنے قدم جمائے ہوئے تھے۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

ہاں نہیں کہوں گا آپی دھاپی تمہیں" رافع نے بھی دوبدو جواب دیا

عنیشہ نے ناک پھلا کر بھنویں سکیڑیں اور جان لگا کر اسے دھکا دیا لیکن عبدالرافع نے اسی کا ہاتھ پکڑ لیا جس کے نتیجے میں دونوں ہی گیلی گھاس پر گر گئے۔

"تم نے مجھے گرا دیا بدتمیز" عنیشہ نے خونخوار نظروں سے عبدالرافع کو دیکھا جو ہنسے جا رہا تھا

"ہاں تو تم مجھے گرانا چاہ رہی تھیں دیکھ لو تم خود گر گئیں" عبدالرافع کی ہنسی رک ہی نہیں رہی تھی

میرے کپڑے بھی خراب کر دیئے ناں

اچھا جی۔ویسے بھی کونسا اچھی ہو تم جو اب کپڑے خراب ہونے کی فکر لگ گئی؟

تم؟ تم سمجھتے کیا ہو اپنے آپ کو ہاں؟'

''کیا ہو رہا ہے وہاں؟''

ابھی وہ دونوں لڑ بھڑ ہی رہے تھے کہ فریدہ کی آواز آئی

۔۔۔اف میرے خدا چچی امی آ گئیں اب پھر سے کہیں وہ نہ ڈانٹیں

تم اتنا ڈرتی کیوں ہو مامی سے وہ کوئی جن تھوڑی نہ ہیں جو کھا جائیں گی؟" عبدالرافع کی کھی کھی ہی بند نہیں ہو رہی تھی۔

صبر کر جاؤ چچی امی کو تم جانتے کہاں ہو ابھی۔۔۔

"کیا کر رہے ہو تم دونوں یہاں؟ اور یہ کیا کیا ہے اپنے کپڑوں کے ساتھ؟" فریدہ کا وہی انداز سن سے عنیشہ کی جان جاتی تھی

"چچ۔۔ی امی وہ ہم گر گئے تھے۔۔اس۔۔لئے" عنیشہ نے بتایا

" گر گئے تھے؟ وہ بھی ایک ساتھ؟ سچ بتاؤ کیا چل رہا تھا یہاں؟" فریدہ کا انداز وہی تھا فون والی بات جیسا

http://paksociety.com

"مامی کچھ نہیں ہم دونوں کی لڑائی ہے ہم دونوں ہی اس بات کو سلجھالیں گے آپ عنیشہ کو ڈانٹیں تو نہیں" عبد الرافع نے ہاتھ باندھ کر کہا

یہ کون سی لڑائی ہے ہاں؟ اور تم عنیشہ تمہاری تو اب خیر نہیں۔ ماں کی بات کا اثر لگتا ہے ختم ہو گیا ہے۔۔۔

فریدہ ہاتھ اٹھائے عنیشہ کی جانب بڑھی ہی تھیں کہ عبد الرافع نے اپنا ہاتھ آگے کر کے روک لیا

مامی۔۔یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟ عنیشہ کو کیوں مارنا چاہ رہی ہیں جب کہ میں کہہ تو رہا ہوں یہ ہم دونوں کا مسئلہ ہے ہم آپس میں سلجھا لیں گے آپ پلیز یہاں سے جائیں۔۔۔

"تم۔۔ مجھ سے بد تمیزی کر رہے ہو؟ فریدہ نے عبد الرافع کا ہاتھ جھٹک دیا۔

نہیں مامی۔۔ بس یہ کہہ رہا ہوں آپ عنیشہ کو بلاوجہ ڈانٹ رہی ہیں۔۔ ہم بچوں کی بات ہے تو ہم ہی اسے سلجھائیں تو اچھا نہیں رہے گا کیا۔۔۔

عبد الرافع اپنے طور پر عنیشہ کو بچا رہا تھا۔۔۔

پہلے ایک یہ بد تمیز تھی اب تم بھی شروع ہو گئے؟ ٹھہر جاؤ میں تمہاری شکایت لگاؤں گی۔۔۔

فریدہ چلی جاتی ہے وہاں سے۔ دونوں کو رحمت بی اور جنت بی بی کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور فریدہ اپنے ہی طریقے سے بات بتاتی ہے جس پر دونوں کو ہی ڈانٹ ملتی ہے چونکہ رافع کی کہی ہوئی بات بد تمیزی کے زمرے میں آچکی تھی اور رحمت بی گھر میں چھوٹی تھیں بھابھی کی باتیں زندگی بھر طعنے سننے سے اچھا تھا وہ عبد الرافع کو ہی سمجھاتیں لیکن عبد الرافع اس بات پر بضد رہا کہ وہ غلط نہیں تھا بلکہ فریدہ تھیں لیکن اُسکی بات رحمت بی کیا جنت بی بی بھی نہیں مان رہی تھیں۔

عنیشہ رات کے وقت اداس چہرہ لئے باغ میں ٹہل رہی تھی۔ یہ اس کی زندگی میں دوسری دفعہ عبد الرافع کی وجہ سے ہوا جب فریدہ نے ڈانٹا۔ اُسے اب عبد الرافع بے حد برا لگ رہا تھا۔ عفان اپنے کمرے میں تھا کھڑکی بند کرنے جب وہ دیوار کی طرف گیا تھا نیچے ٹہلتی عنیشہ کو دیکھا

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

یہ اتنی رات گئے یہاں کیا کر رہی ہے؟

عفان نے کھڑکی بند کی اور نیچے گیا۔

عنیشہ؟

"عفی تم؟" عنیشہ اسے دیکھ کر چونکی تھی

اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہو؟" عفان نے کندھے اچکا کر پوچھا

ایسے ہی نیند نہیں آ رہی تھی تو امی سے پوچھ کر یہاں آ گئی" وہ رکی نہیں اور پھر سے چلنا شروع کر دیا

میں جانتا ہوں امی نے تمہیں ڈانٹا ہے ناں؟ میں انہیں سمجھاؤں گا

"عفی۔۔ تم کیا سمجھاؤ گے؟ تم تو چچی امی کے کہنے پر ایسا مجھ سے دور ہوئے ہو جیسے ہم کبھی دوست ہی نہ تھے؟" عنیشہ کا شکوہ بجا تھا

لیکن عفان نے سمجھانے کی کوشش کی

"میں مانتا ہوں کہ مجھے منع کیا گیا ہے لیکن دیکھنا تم ایک دن ایسا آئے گا میں تمہارا ساتھ دونگا اور پھر اس کے بعد ہر قدم پر دونگا"

رہنے دو۔ عبدالرافع برا ہی سہی، اس کی وجہ سے ڈانٹ بھی پڑی لیکن کم از کم اُس نے میری خاطر چچی امی کا سامنا تو کیا ناں؟ مجھے اُن کی مار سے بچایا، یہی نہیں ہر ممکن کوشش کی میرا ساتھ دے مجھے بچائے۔ تم نے تو کچھ نہیں کیا ایسا بلکہ تم دور ہو گئے

عنیشہ یہ بات کہہ رہی تھی اور اس کے آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے تھے۔

ان کی عمریں کوئی اتنی بڑی نہیں تھیں ۱۳۔۱۴ سال کی عمر میں جہاں عنیشہ فریدہ کی باتیں نہ سمجھ کر بھی کچھ حد تک سمجھ رہی تھی وہیں عبدالرافع بھی ۲۱ سال کر ہو کر بھی عنیشہ کا ساتھ دے رہا تھا۔

وہ رات تھی اور اس کے بعد سے ان کی زندگی میں بہت تبدیلیوں نے جنم لیا۔ عنیشہ عفان سے اتنی محدود ہو گئی کہ ضد کر کے اپنا سیکشن ہی بدلوا دیا جس کی وجہ سے اسکول میں بھی اب برائے نام ملاقات ہوتی تھی۔ گھر پر تو فریدہ کے خوف سے ہی وہ عفان کا نام بھی نہیں لیتی تھی۔ اس کی واحد جائے پناہ دادو تھیں۔ اکثر دونوں عفان اور عنیشہ وہیں پائے جاتے لیکن ان کے بات کرنے کا انداز

ہی جدا سا ہو گیا تھا۔ دوسری جانب عبدالرافع بے حد سنجیدہ سا بچہ ہو گیا تھا، دعوتوں وغیرہ میں بھی سب اکھٹے ہوتے پر عبدالرافع ایک کونے میں ہی بیٹھا رہتا یا کبھی موقع ملتا تو عنیشہ کے ساتھ ہوتا، عنیشہ کو بھی عفان سے بہتر عبدالرافع ہی لگا تھا لیکن فریدہ کا خوف ایسا غالب تھا کہ بڑھتی عمر کہیں کچھ اور غلط الزام نا عائد کر دیتا۔

وقت رکتا کہاں ہے ؟ اپنے ہی انداز میں بڑھتا جاتا ہے اور لوگ بھی! کالج ختم کرنے کے بعد عنیشہ اور عفان ہونیورسٹی میں پہنچ گئے تھے ان کے ڈیپارٹمنٹ بھی الگ تھے۔ رحمت بی واپس اپنے شہر میں آبسی تھی جس وجہ سے عبدالرافع اور رافعہ کا کافی وقت اپنے ننیہال میں گزرنے لگا۔ ثناء جاب چھوڑ چکی تھی، فریدہ کے ساتھ وہ بھی گھر کے امور میں رہنے لگی تھی۔ جنت بی بی کمزور سی ہو گئی تھیں جس وجہ سے رحمت بی ہر دوسرے دن چکر لگاتی تھیں۔ عبدالرافع نے نیا نیا یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا اور وہی ڈیپارٹمنٹ چنا جو عنیشہ کا تھا۔ بظاہر وہ عنیشہ کا جونئیر تھا لیکن سینئیر ہونے کی وجہ سے کلاسز الگ تھیں لیکن پڑھائی میں مددگار ثابت ہو رہی تھی جبکہ رافعہ نے کالج سے ہی پڑھنا بہتر سمجھا۔

****

"ایک تو آج کل کے بچوں کو موبائل کیا مل جاتا ہے وہ بس اُسی میں لگے رہتے ہیں، ایک ہمارا زمانہ تھا کہ بچے ساتھ بیٹھے رہتے تھے ٹی وی بھی دیکھ لی باتیں بھی ہو جاتیں تھیں اب تو وہ ساتھ ہو کر بھی کسی اور میں لگے رہتے" جنت بی بی رحمت بی سے کہہ رہی تھیں جب کہ سامنے رافعہ موبائل پر لگی ہوئی تھی

"نانو۔۔ آپ بھی ناں! آپ کے دور میں بھی فون تو تھا ناں لوگ بات کرتے تھے اب بھی یہی ہوتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اب فون ہاتھ میں ہوتا کسی کی اجازت لینی نہیں پڑتی، جب دل چاہا بات کر لی ایک دومنٹ کی اور کیا" رافعہ نے بنا جنت بی بی کو دیکھو موبائل اسکرین کو ہی دیکھ کر مسکرا کر جواب دیا

"کیڑے پڑیں تمہارے اس ڈبے والے فون کو! یہ بات اس موئے فون کر چھوڑ کر بھی ہم سے کہہ سکتی تھیں ہمیں دیکھ کر" جنت بی بی نے غصے سے کہا۔۔۔

رافعہ نے سر جھٹکا۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"ارے ہمارے زمانے میں بھی یہ فون تھے لیکن مجال ہو جو ہم نے اتنا اِس کا استعمال کیا؟ تم لوگ بھی تو چھوٹے تھے تب بھی یہ فون تھے لیکن اب دیکھو سارا وقت اِسی میں سر دیئے بیٹھے رہتے ہو" جنت بی بی بولے جا رہی تھیں۔

دروازے پر دستک ہوئی اور عنیشہ چائے اور دیگر لوازمات ٹرے میں سجائے اندر لے آئی۔

"ایک میری یہ بچی ہے پڑھائی کے ساتھ ساتھ گھر کے کام بھی جانتی ہے اور ایک تم ہو میری اولاد جسے پانی کا بھی کہوں تو کان میں جوں بھی نہیں رینگتی" رحمت بی کی بات پر عنیشہ کھلکھلائی

"جوں کیسے رینگے گی بھئی؟ میں سر کا اچھے سے صاف رکھتی ہوں" رافعہ کی بات پر رحمت بی نے اُسے گھورا

رحمت بی۔۔ابھی رافعہ چھوٹی ہے خود ہی سب سیکھ جائے گی وقت آنے پر۔۔۔

"جیو میری عنیشہ آپی۔۔ شکر ہے کوئی تو ہے جو میری طرف داری کرتا ہے" رافعہ نے آنکھ مار کر کہا

ہونہہ پڑھائی کا بھی اتنا شوق نہیں بی بی کو۔۔ تم لوگوں کی طرح ورنہ یہ آج یونیورسٹی میں ہوتی

امی۔۔کالج سے پڑھوں یا یونی سے کیا فرق پڑتا ہے؟ بس بی اے کر رہی کافی ہے ناں۔۔۔

رافعہ نے رحمت بی کے ہنکارا بھرنے کا جواب دیا

اچھا بس بس! ذرا اپنے جڑواں بھائی کو فون تو لگاؤ پوچھو کہاں ہے وہ؟

"امی وہ ابھی لائبریری میں ہونگے فون سائلنٹ کیا ہو گا جواب نہیں دینگے" رافعہ نے بسکٹ کی پلیٹ پر ڈاکا ڈالا

یہ خوب رہی۔۔بندہ اب مر بھی جائے لیکن بتا ہی نہ سکے اپنی اولاد کو کہ آ کر دیکھ لو۔۔

"اوہو رحمت بی! کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ کیوں اتنا غصہ کر رہی ہیں آج آپ؟ اور تم رافعہ چلو ماں کی بات مان لو اور عبد الرافع کو فون کرو کیا پتا وہ ریسیو کر لے" عنیشہ نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔

بھئی مجھے پتا ہے ناں میرا فون وہ نہیں ریسیو کرتے بلکہ آپ اپنے فون سے کریں وہ کر لینگے۔ مجھے ایک سو ایک فیصد یقین ہے۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

ایک سو ایک نہیں بدھو پورے سو ہوتا ہے" عنیشہ اٹھی اور رافعہ کے پاس جا کر اس کے سر پر چپت لگائی

"جو بھی ہو، ہونے دو مجھے کیا" رافعہ کا وہی لاپرواہ انداز

"اچھا ذرا موبائل کی جان چھوڑو اور آرام سے کھاؤ پیو میں عبدالرافع کی خبر لے کر آتی ہوں" عنیشہ یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی
-

اس پورے عرصے میں بدلاؤ جو دکھتا تھا وہ یہی تھا کہ عبدالرافع سنجیدہ شخصیت کا حامل تھا لیکن واحد عنیشہ ہی تھی جس کی وہ بات سنتا اور مانتا تھا جو کسی بھی وقت فون بھی کرلے وہ رسیو کرتا تھا پھر چاہے وہ لاکھ مصروف کیوں نہ ہو، گزرتے سالوں میں دونوں کی دوستی تو اچھی کردی لیکن وہ آج بھی اُسے آپی کہنے کے خلاف ہے

انسان کی فطرت ایسی ہوتی ہے کہ وہ جلد ہی اپنا دل نکال کے رکھ دیتا ہے جو بھی کچھ اس کے دل میں دماغ میں ہوتا ہے وہ چھپا نہیں پاتا ایسے لوگ مخلص ہو کر بھی بیوقفوں کی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں، لیکن انہیں بے وقوف کہنا غلط ہوگا، وہ اپنی نیک نیتی اور معصومیت میں ایسا کر جاتے ہیں ان کے مقابلے میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو سب کچھ دل میں ایسے دبا کر رکھتے ہیں کہ ان کا دل اُن کے جذبات کو، احساسات کو اُن کے بتانے سے پہلے ہی چھبن کا احساس دلا دیتے ہیں کہ ہاں ہمیں پتا ہے۔

انسان کی مضبوطی اس کا دل کمزور کر دیتا ہے بعض اوقات۔

عنیشہ کے دل میں رافع کے لئے نرم گوشہ تھا بھی اور نہیں بھی، وہ سمجھتی تھی کہ عفان کو دور کرنے میں عبدالرافع کا ہاتھ ہے لیکن وہ یہ بھی اچھے سے جانتی تھی کہ فریدہ اسے پسند نہیں کرتی، گزرتے وقت عفان کی دوری اسے شدت سے کھائے جا رہی تھی۔ وہ اکثر برملا اظہار بھی کر جاتی تھی عبدالرافع سے۔

"یہ عبدالرافع میرا فون کیوں رسیو نہیں کر رہا" عنیشہ کو برا لگ رہا تھا کہ عبدالرافع اس کا فون کیوں رسیو نہیں کر رہا۔

عبدالرافع کے سامنے فون وائبریشن کی وجہ سے مسلسل بھوں بھوں والی آواز دے رہا تھا۔ اسکرین پر عنیشہ کا نام جگمگا رہا تھا۔ کافی دیر فون یونہی وائبریٹ ہوتا رہا اور عبدالرافع نے فون نہیں رسیو کیا

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

حد ہو گئی! اب عبد الرافع میرے ساتھ بھی ایسا کرے گا۔۔۔

اب تم مجھ سے بات کر کے دکھاؤ مسٹر عبد الرافع۔ لگتا ہے دوستی ختم کرنے کا وقت آگیا ہے اور اسے محض دھمکی نہ سمجھنا یہ عمل کرنے میں مجھے دیر نہیں لگے گی آئی سمجھ؟

زیر لب مسکراتے ہوئے عنیشہ نے عبد الرافع کو پیغام بھیجا اور موبائل چھوڑ کر وہ کچن میں آگئی۔

"آج عبد الرافع ابھی تک نہیں آیا" ثناء نے آتی عنیشہ سے سوال کیا

"مجھے کیا پتا امی۔ اب میں اس کی نوکر تھوڑی نہ ہوں جو اُس کے آنے جانے کا پتا رکھوں؟" عنیشہ نے مسکرا کر ہی جواب دیا تھا لیکن پیچھے عفان آگیا

لگ تو ایسا ہی رہا ہے کہ تمہیں اُس کی ہر اٹھائے قدم کا پتا ہوتا ہے

"تمہیں کیا، مجھے پتا ہو یا نہ ہو؟" عنیشہ نے فریج سے پانی کی بوتل نکالی اور گلاس میں پانی انڈیلنے لگی

"مجھے کیا پوری یونیورسٹی یہ بات جانتی ہے" عفان کو غصہ اس بات کا تھا کہ عنیشہ اس سے دور ہوئی اور اب عبد الرافع کے نزدیک ہو گئی ہے بے حد۔۔

یونیورسٹی کی باتیں اگر وہیں رکھو تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔ اور ہاں اپنے ڈیپارٹمنٹ میں رہا کرو وہیں کی خبر معلوم ہونی چاہیئے، دوسرے کیا کرتے پھر رہے کیا بول رہے اس سے تمہارا یا تمہارے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی لینا دینا نہیں۔۔

انگلی دکھاتے ہوئے عنیشہ نے کہا جس پر فریدہ بھی جائے مقام پر پہنچ گئیں

یہ انگلی دکھا کر کس طرح بات کر رہی ہو میرے بیٹے سے ہاں؟ اوہ ہو ماں بھی موجود ہے کچن میں، اُسی نے شہ دی ہوئی ہے تبھی اتنا بڑ بڑ بول رہی ہو اور تم عفان۔۔

عنیشہ کو خونخوار نظروں سے دیکھ کر کہتی ہوئی اب وہ عفان سے گویا ہوئیں۔

تم سے کہا بھی ہے کہ اس سے دور رہو بات نہ کیا کرو، دیکھ لو اس کی زبان، کس طرح بات کرتی ہے یہ۔۔۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"میں نے وہی کہا جو مجھے صحیح لگتا ہے۔ کم از کم سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہنا اور سمجھنا جانتی ہوں یہ نہیں کہ جھوٹ کو سچ بنا کر لوگوں کے سامنے نشر کروں" عنیشہ نے تیوری چڑھا کر کہا

عنیشہ یہ کونسا طریقہ ہے بڑوں سے بات کرنے کا؟

اوبی بی بس کر دو تمھی اُسے سکھاتی ہوناں دیکھ لو یہ ہے تمہاری بیٹی۔۔۔

اب فریدہ اور ثناء کی بحث و تکرار شروع ہو گئی تھی

میرا منہ نہ کھلواؤ تو اچھا ہے۔ اپنی بیٹی کو سنبھال لو بہت ہے" فریدہ نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا

میری ماں مجھے سنبھال لیں گی۔ براہِ مہربانی آپ اپنے بیٹے کو سنبھال لیں

"عنیشہ اب چپ بھی کر جاؤ" عنیشہ نے ثناء کو دیکھا اور پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی

"امی آپ کو کیا ضرورت تھی کچھ بھی کہنے کی" عفان فریدہ کو کچن سے باہر لے آیا تھا

یہ لڑکی اپنے آپ کو سمجھتی کیا؟ بچپن سے اس کے کرتوت دیکھ رہی ہوں میں۔ کتنا سمجھایا تمہیں اور اب تم بھی اس کے منہ لگنا بند کر دو۔۔

امی پلیز۔ عنیشہ کو برا بھلا نہ کہیں چھوڑ دیں" عفان جیسا بھی رویہ رکھتا تھا دم میں عنیشہ کے لئے نرم گوشہ تو بچپن سے ہی تھا اِس بات کو خود سے جھٹلا تو نہیں سکتا تھا وہ

اور یہ عبدالرافع کے ساتھ کیوں اتنا گھوم پھر رہی ہے؟ پڑھائی کرنے جاتی ہے یا کچھ اور کرنے ہاں؟

امی؟ کیا ہو گیا ہے؟ وہ دونوں ایک ہی ڈیپارٹمنٹ میں ہیں اس لئے اکثر ساتھ ہوتے ہیں شاید پڑھائی کی وجہ سے ہی۔ اور کچھ نہیں ہے۔

رہنے دو ان کا بچپن سے دیکھتی آرہی ہوں میں۔ دم چھلہ بنا پھرتا ہے۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

امی اب بس کریں کیوں عنیشہ کو کوس رہی ہیں؟

تم میری طرف ہو یا اُس بد تمیز عنیشہ کی طرف؟

عفان اس بات کا کیا جواب دیا؟ وہ اپنی ماں کے کہنے پر عنیشہ سے دور ہوا، لیکن اب عبدالرافع کا عنیشہ سے نزدیک ہونا اُسے بھی نہیں بھا رہا تھا لیکن ماں کے آگے بے بس تھا۔۔

"امی۔ ایسے سوال پوچھ کر مجھے کونسے امتحان میں پاس کروانا ہے بھئی؟ میں آپ کا بیٹا ہوں تو آپ کی جانب ہی ہوا ناں" فریدہ سے لپٹ کر عفان نے اُسے تسلی بخش جواب دیا لیکن دل میں ابھی بھی بات چبھ رہی تھی۔

****

اگلے دن یونیورسٹی میں عبدالرافع کوریڈور کی ایک جانب بیٹھا ہوا تھا۔ ہاتھ میں موبائل لئے وہ بس اسکرین کو تک رہا تھا۔۔ ہر بار میسج ٹائپ کرتا لیکن پھر مٹا دیتا پھر کوشش کرتا کچھ ٹائپ کرتا لیکن مٹا دیتا۔۔ سر اپنا کوریڈور کی دیوار پر ٹکایا اور اپنے خیال میں عنیشہ کو لے آیا۔۔ کچھ دیر میں ہنسی کی آواز سے آنکھ کھولی تو سامنے عنیشہ اپنی کلاس کی لڑکیوں کے ساتھ باتیں کر رہی تھی اور کسی بات پر ہنسی تھی۔۔ وہ اسے دیکھنے لگا, ہلکی سی بے بی پنک لپ اسٹک لگائے بالوں کو کیچڑ میں قید کیا ہوا تھا, ہاتھوں میں نفیس سا آرٹیفیشل برسلیٹ تھا۔۔ وہ اتنا نزدیک بیٹھی ہوئی تھی کہ با آسانی عبدالرافع اسے دیکھ سکتا تھا۔۔

عنیشہ کی نظر عبدالرافع پر ہی تھی لیکن ایسے کہ عبدالرافع کو پتا بھی نہیں چلا۔ عبدالرافع وہاں موجود تھا چونکہ ایک ہی ڈیپارٹمنٹ میں تھے اس لئے ایک ساتھ وہاں موجود ہونا کوئی بڑی بات نہیں تھی, معمول کے مطابق وہ لوگ اپنے انداز میں وہاں کلاس فیلوز کے ہمراہ موجود تھے۔۔ عبدالرافع گزشتہ دن فون نہ اٹھانے کی بناء پر عنیشہ کا جو میسج آیا تھا, اسے لگ رہا تھا وہ شاید مذاق تھا لیکن اس ایک میسج کے بعد کوئی اور میسج نہیں کیا تھا۔۔ عبدالرافع نے پھر سے موبائل کے میسج آپشن کو کھولا اور میسج ٹائپ کرنے لگا میسج بھیجتے ہی اُس نے کھوجتی ہوئی نگاہ عنیشہ پر ڈالی۔۔ عنیشہ کے ہاتھ میں ہی تھا موبائل اس لمحے بھر کو دیکھا پھر بند کر کے باتوں میں لگ گئی۔۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

عبد الرافع نے پھر سے میسج کیا جس پر عنیشہ نے دوسری دفعہ دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا۔

"سمجھتا کیا ہے خود کو! سامنے بیٹھا ہوا ہے پھر بھی میسج کر رہا ہے, یہ نہیں کہ یہاں آجائے بات کرے۔۔۔۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں ناراض ہوں پھر بھی؟"عنیشہ نے دل میں سوچا اور موبائل اپنے بیگ میں رکھ دیا۔۔۔

میرے خیال سے اب کلاس میں چلنا چاہئیے وقت ہو گیا ہے, آخری سال ہے اب تو

"پتا ہے ہمیں کہ آخری سال ہے اس میں اتنا اونچا بولنے کی کیا ضرورت تھی؟"عنیشہ کی کلاس فیلو نے اُسے ٹوکا اور عنیشہ نے بس ایک نظر عبد الرافع کو دیکھا ہنکارا بھرا اور کلاس لینے چلی گئی

عبد الرافع مایوسی سے اٹھا اپنی جینز کی پاکٹ میں رکھا اور تھکے قدموں سے اپنی کلاس کی طرف رواں ہوا۔۔۔

جہاں ایک طرف عنیشہ کو برا لگ تھا دوسری جانب عبد الرافع بھی اپنی اس غلطی کی وجہ سے اداس تھا۔۔۔

اُس نے کبھی عنیشہ کو اگنور نہیں کیا تھا لیکن اکثر ایسا ہو بھی جاتا تو وہ میسج پہ رابطے میں ضرور رہتے اِس بار دونوں جانب سے خاموشی تھی۔

چھٹی کے وقت عفان عبد الرافع اور عنیشہ کے ڈیپارٹمنٹ میں آیا۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"عنیشہ اپنی کلاس سے باہر نکلی تو سامنے عفان کو کھڑا پایا

"تمہارا انتظار اور کیا؟"عفان نے مسکراتے ہوئے کہا

"تم مسکراتے ہوئے بالکل بھی اچھے نہیں لگتے" بھنویں اچکاتے ہوئے عنیشہ نے اس کے پاس جا کر کہا

"اب کیا تمہیں جو اچھا لگتا ہے وہی ہو گا؟ میری مسکراہٹ ہے اچھی لگے تمہیں یا نہیں مجھے کیا؟"کندھے اچکا کر عفان نے بھی جواب دیا

وہ گرل سے کمر لگائے کھڑا تھا, ماتھے پہ آتے بال, کلین شیوڈ رو ئل بلیو جو عفان کا پسندیدہ رنگ تھا اسی رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی, آستین ہاف فولڈ کی ہوئی تھیں۔۔۔ عنیشہ نے جواب دینے کے بجائے اسے بغور دیکھا

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"اب کیا نظر لگاؤ گی؟" چیونگم چباتے ہوئے عفان نے پوچھا

"ویسے تم آئے کیوں ہو؟ اور بات بھی کیوں کر رہے ہو؟ تمہاری امی نے منع کیا ہوا ہے پھر بھی نافرمانی کر رہے ہو؟" عنیشہ نے گزشتہ دن ہوئے معارکہ کے حوالے سے سوال داغا۔۔۔

عفان ایک دم گرل سے ہٹا اور سیدھا کھڑا ہو گیا اور سانس خارج کرتے ہوئے کہا

" جو بات گھر کی ہو اُسے گھر میں ہی کرنی چاہیئے "

"اچھا۔۔۔۔۔ تو تم نے بھی تو کل میرے اور عبد الرافع کے یونیورسٹی کے حوالے سے بات کی تھی" عنیشہ نے تیوری چڑھا کر بولا

"امی ٹھیک کہتی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔ تم واقعی بد تمیز ہو گئی ہو عنیشہ "

"عفی؟" عنیشہ روہانسی ہو گئی

"عنیشہ کتنے سالوں بعد تم نے مجھے عفی کہا ہے! تمہیں بہت یاد کرتا یوں, بچپن کے ساتھ گزارے پل, ہماری دوستی۔۔۔۔۔ کیوں ہوئیں مجھ سے دور تم؟" عفان کی بات پر عنیشہ کی آنکھیں جھلک پڑیں۔۔

یاد ہے میں جب تمہارے پاس آیا تھا, تم اکیلی تھیں, تمہارا ساتھ دینے کی بات کی تھی لیکن تم نے اُس عبد الرافع کو ترجیح دی, اور اب وہ تمہارا دوست بن گیا ہے۔۔۔

عفان کے انداز میں حسد واضح تھی جس کا اظہار اُس نے کر دیا۔

عنیشہ نے لمبی سانس لی۔۔

دور تو تم پہلے ہی ہو چکے تھے عفی, میرا دور ہونا تمہیں اتنا کھٹک رہا ہے, تو جب مجھے ضرورت تھی تب ساتھ کیوں نہیں دیا؟؟ اتنے سالوں میں کبھی کوشش نہیں کی تم نے کہ ایک دفعہ کھل کر بات کر سکو؟ میں دور ہوئی تو تمہاری وجہ سے ہوئی, مجھے چچی امی کی باتوں کا اتنا برا نہ لگتا, لیکن تم کیوں دور ہوئے؟ عنیشہ نے بھرائی آواز میں بولا۔

عفان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ عنیشہ کو تھام لے, اُسے اپنا کندھا دے رونے کے لئے

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

اتنے سالوں کے بعد دونوں کو یوں اکیلا ایک دوسرے سے باتیں کرتا دیکھ، گلے شکوے کرتا دیکھ رافع جو عنیشہ سے ملنے آیا تھا دور کھڑا واپس جانے لگا تھا

"عنیشہ۔۔۔۔۔میں تمہیں کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟ دور جانا میری مجبوری تھی، امی کو پتا نہیں کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔"

پلیز عفی، مجھے اب ان باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں رہی، میں آج تمہارے سامنے روئی ہوں تو صرف اس لئے کہ تم سے مجھے امید تھی لیکن تم نے اُس وقت ساتھ نہیں دیا۔۔۔ میرے دل سے یہ بات کبھی نہیں نکل سکتی۔۔۔ اس لئے بہتر ہو گا جو رویہ گھر میں ہے ویسا ہی یہاں اپناؤ۔۔۔ عنیشہ نے نروٹھے انداز میں کہا

تم کیا چاہتی ہو؟ تم یہ دیکھنا چاہتی ہو کہ میرا ساتھ دینے والی بات جھوٹی ہے؟ کیا مجھے ثابت کرنا پڑے گا؟ کیا کرنا ہو گا مجھے اس کے لئے؟۔۔۔ عفان نے عنیشہ کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر پوچھا

"جو کہوں گی کرو گے؟" مضبوطی سے کندھے کو پکڑے ہوئے عفان نے عنیشہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

"ہاں کروں گا"

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔چچی امی سے کہنا ہو گا کہ تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو"

یہ جملہ تھا یا بم کا دھماکہ، عبد الرافع جو دیوار کی اوٹ سے یہ سب سن رہا تھا اپنی سماعت پر یقین نہیں کر پا رہا تھا دوسری جانب عفان کے آگے یہ بات رکھنا اُسکی خواہش پوری ہونے والا حساب تھا لیکن فریدہ کو ہی کہنا سب سے مشکل ترین کام تھا۔۔۔

جو تم نے ابھی کہا وہ کیا سچ تھا؟ کیا تم مجھ سے پیار کرتی ہو؟ اور چاہتی ہو کہ ہماری شادی ہو جائے؟۔۔۔ عفان بھی کچھ بے یقینی سے کہہ رہا تھا

میں مزید کچھ نہیں کہوں گی، بس یہی کہ اپنی امی سے میرے ساتھ شادی کی بات کرو باقی بات پھر کبھی ہو گی۔۔۔ عنیشہ نے عفان کے ہاتھ جو اپنی گرفت کم کر گئے تھے، انہیں ہٹایا اور آگے بڑھ گئی۔۔۔ وہ اسی طرف آ کر کھڑی ہوئی جہاں عبد الرافع چھپا اُن دونوں

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔ایک پل کو عبدالرافع کو لگا کہ اب عنیشہ مڑ کر کہیں اُس کے پاس ہی نہ آجائے لیکن عنیشہ بس رُکی اور چلی گئی آگے

****

عبدالرافع اُس سے شاید محبت کرنے لگا تھا،اُس کے ساتھ دینے کے بعد ہر دم ہر لمحہ عنیشہ ہی اُس کے ساتھ رہی اور عنیشہ کے ساتھ رافع۔

وہ بارہا خود کو یقین دلانے میں جتا رہا کہ اُس نے عنیشہ اور عفان کی کوئی بات نہیں سنی لیکن جو بات اُس کے لئے نا قابلِ یقین تھی وہ کیسے جھٹلا سکتا تھا؟ چلتے پھرتے سوتے جاگتے عنیشہ ہی حواسوں میں سوار تھی اور اُس کی وہ کہی ہوئی بات۔

اُسے اپنا آپ ڈوبا ہوا محسوس ہو رہا تھا، ایک پل کو یوں لگا کہ عنیشہ نے اُس کا ہاتھ بے دردی سے پکڑ کر چھوڑ دیا ہو۔ وہ دل ہی دل میں اپنے آپ کو کوس رہا تھا کہ شاید عنیشہ اُسے سزا دے رہی ہو۔

اُس دن کے بعد سے رافع نے جنت وِلا آنا جانا برائے نام کر دیا تھا۔۔۔آتا بھی تو جنت بی بی کے کمرے میں ہی ہوتا اور عنیشہ پھر اپنے کمرے تک محدود ہو جاتی,عبدالرافع نے اس دن کے بعد سے ایک بھی میسج نہیں کیا جس کے نتیجے میں عنیشہ نے بھی کوئی میسج نہیں کیا,دونوں ایک دوسرے سے نہ بات کر رہے تھے نہ جس طرح پہلے ملتے تھے ہنسی مذاق کرتے تھے وہ بھی بند ہو گیا تھا۔۔۔

رمضان کی آمد آمد تھی۔۔۔۔۔فریدہ اور ثناء پہلے سے ہی کچھ فروزن چیزیں بنا کر رکھ رہے تھے عنیشہ بھی اُن کا ہاتھ بٹا رہی تھی۔۔۔

عفان کچن میں پانی پینے آیا تو تینوں کو کام کرتا دیکھ فریدہ کے پاس آیا

"لگتا ہے کام بہت زیادہ ہے اور آپ تینوں سے پورا نہیں ہو کے دے رہا"

بیٹا جی, کبھی میں اکیلے کام کیا کرتی تھی اور اب دو لوگ اور بھی ہیں وہ الگ بات کہ مجھے پسند نہیں لیکن خیر سے بابرکت مہینہ آرہا ہے تو کیا دل خراب کرنا؟

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

یہ بات سراسر عنیشہ اور ثناء کے لئے کہی گئی تھی

اگر ایسی بات ہے تو کیوں نہ کوئی اور لڑکی کا بندوبست کیا جائے؟۔۔عنیشہ جو کباب کا پیڑا بنا رہی تھی یہ بات سن کر رک گئی۔۔۔

کیا مطلب تمہارا اور کوئی لڑکی؟۔۔فریدہ نے حیرانی سے پوچھا

ہاں اگر تین کے بجائے چار ہو جائیں تو حرج نہیں ناں

عفان ایسی بات ہے تو ہم رافعہ کو بلا لیتے ہیں آپ کی کمی والی بات بھی پوری ہو جائے گی اور وہ بھی کچھ سیکھ لے گی کیوں؟۔۔عنیشہ نے نظریں کباب کے پیڑے پر ہی رکھیں

"مرضی ہے، جسے چاہے بلا لو، میں نے تو بس ایک مشورہ دیا تھا"

عفان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ عنیشہ کو کچا کھا جائے

"ٹھیک ہے، چچی امی کی اجازت ملے تو میں اُسے بلوا لوں گی، کیوں چچی امی؟"

"جو جی میں آئے کرو، مجھے بس کام پورا چاہیئے، روزوں میں اتنی سکت نہیں رہتی کہ کچن میں کام کیا جائے زیادہ"

فریدہ کی بات پر عنیشہ نے شرارتی انداز میں مسکرا کر عفان کو دیکھا جس پر عفان نے اُسے غصے سے آنکھیں دکھائیں۔

*****

"امی۔۔۔۔۔میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں"

عفان نے فریدہ کے کمرے میں جا کر تمہید باندھی۔۔۔

کمرے میں نیم اندھیرا تھا غالباً فریدہ سونے لگی تھیں کہ عفان کمرے میں آیا۔۔۔

کیا بات ہے؟۔۔۔فریدہ بے زاری سے اٹھ بیٹھی

"امی۔۔۔۔آپ کو عنیشہ کیوں اچھی نہیں لگتی؟"

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

عفان کی اس بات پر فریدہ کے چہرے کا زاویہ ہی بگڑ گیا یوں جیسے کسی نے کڑوی کسیلی دوا پلا دی ہو

"میرے سونے کے وقت میں خلل ڈالنے کی وجہ یہ عنیشہ ہے؟"

میں واقعی جاننا چاہتا ہوں۔۔۔عفان نے سر جھکائے پوچھا

تمہیں کیوں اُس میں دلچسپی آگئی ہے؟ مجھے نہیں پسند ماں بیٹی بس ختم بات۔۔۔فریدہ نے منہ پھیر کر جواب دیا

"اگر میں کہوں کہ میں اُس سے شادی کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔"

فریدہ کے سر پر جیسے بم گر گیا

"کیا؟ کیا کہا؟"

"وہ۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔"

" بس ختم۔۔۔۔۔!جو کہنا تھا تم نے کہہ دیا میں نے بھی سن لیا اب جاؤ یہاں سے"

پر امی۔۔۔۔۔عفان ممنایا

کہہ دیا ناں جاؤ۔۔فریدہ نے گھوری دی۔۔۔۔۔عفان کو جانا ہی پڑا واپس اپنے کمرے میں

میں نے ایک کوشش کی ہے, اپنی بات اپنی ماں تک پہنچا دی ہے, آگے کی بات بھی میں سنبھال لوں گا بس اب تم نے بھی ساتھ دینا ہے میرا۔۔۔

اسمائلی کے ساتھ بھیجا گیا میسج عفان کی جانب سے عنیشہ بار بار پڑھ رہی تھی۔۔۔

عفان تم کرتے رہو اب کوشش۔۔ عنیشہ نے دل میں کہا اور آنکھیں موندھے لیٹ گئی۔۔۔

اگلے دن حسبِ معمول سب اپنے کاموں میں مصروف تھے, اتوار کا دن تھا جس وجہ سے مرد حضرات بھی گھر پر ہی موجود تھے۔۔۔

سب لوگوں نے جنت بی بی کے کمرے میں ڈیرا جمایا ہوا تھا۔۔ میچ بھی تھا آج اس لئے سب کافی پرجوش بھی تھے۔۔۔

"کیا شان ہے بھئی نوابی تو دیکھو! لوگ دن چڑھے سوئے رہتے ہیں, کل کو بیاہ کے جائے گی خوب ماں کا نام روشن کرے گی"

فریدہ نے کچن میں گھستے ہی عنیشہ کو ٹوکا۔۔

میری ابھی کہیں بات بھی نہیں ہوئی شادی کی اور آپ میرے سسرال کو بھی جان گئیں بلکہ میں اپنی ماں کا جو نام روشن کروں گی اس کا بلب بھی آپ ہی دینگی ناں؟

عنیشہ نے دوبدو جواب دیا

کوئی شرم ولحاظ ہی نہیں رہا اب تو, بڑی ہوں میں تم سے اور یہ اس طرح مجھ سے بات کر رہی ہو؟ سن لو ایسے کوئی تمہارا گھر نہیں بسے گا, ساس سے بدتمیزی کرتی پھرو گی تو۔۔۔

بول تو آپ ایسے رہی ہیں جیسے آپ ہی میری ساس بننے کا تمغہ حاصل کرنے والی ہیں؟" عنیشہ نے فریدہ پر وار ہی کیا تھا جیسا کہ عفان نے اُسے میسج پر بتا دیا تھا کہ فریدہ کے آگے بات رکھ دی ہے۔۔۔ فریدہ جو پیاز کاٹنے لگی تھی بے خیالی میں چھُری سے انگلی پر کٹ لگ گیا

ارے آرام سے نہ ہونے والی ساس جی, ایسا نہ ہو میں واقعی بہو بن گئی تو انگلی ہی نہ کٹ جائے ناک تو میں کٹوا ہی دونگی آپ کا کیوں ہیں ناں؟

۔۔یہ تو تم اپنے خواب میں بھی مت سوچنا چاہے بند آنکھوں سے دیکھو یا کھول کر کہ تمہاری شادی عفان سے ہو سکتی ہے

فریدہ نے چھُری اُس کے ناک کی سیدھ کی طرف کر کے کہا

۔اپنے بیٹے کو سنبھال لیں یہی بہت ہو گا, میری فکر میں دبلی ہو جانے سے اچھا ہے روزے رکھ کر دُبلی ہو جائیے گا۔۔ طنزیہ مسکرا کر بھنویں اچکا کر وہ یہ کہہ کر کچن سے چلی گئی۔۔۔

****

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

رمضان کا بابرکت مہینے کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔جنت بی بی روزے نہیں رکھتی تھیں,اُن کے لئے کھانا وغیرہ کرتے ہوئے فریدہ کی جان نکل جاتی تھی,ثناء اور عنیشہ اس کام کو سر انجام دینے لگیں۔۔۔روحیل اور احمر کا بھی زیادہ وقت گھر پر گزرتا پھر رات کو عفان اُن دونوں کے ساتھ تراویح پہ چلا جاتا تھا۔۔۔

رافع جو ویسے ہی عنیشہ کی بات سن کر دل برداشتہ ہو چکا تھا,رمضان کی وجہ سے آنا جانا بھی چھوڑ بیٹھا تھا البتہ رحمت بی کا چکر روز لگتا, رافعہ بھی اُن کے ہمراہ ہوتی۔۔۔

عنیشہ ہر دفعہ اٹھتے بیٹھتے موبائل کو دیکھتی,میسج باکس بار بار کھولتی کہ کہیں کوئی میسج آیا ہو نہ خود وہ میسج کر رہی تھی نہ عبدالرافع پہلے عشرے خیر اسلوبی سے گزرا۔۔۔عفان نے فریدہ کا سر کھانا شروع کر دیا تھا وہ بھی روزے کی حالت میں,آئے دن ایک ہی رٹ لگائے رہتا تھا کہ عنیشہ سے ہی شادی کرنی ہے,وہ گھر کی بچی ہے یہیں رہے گی تو کسی کو مسئلہ نہیں ہو گا,دوسری کوئی آئے جو ہمیں ہی صیح سے نہ جانتی ہو کونسا گھر والوں کا صیح خیال رکھ پائے گی؟عفان ہر ممکنہ کوششوں میں لگا ہوا تھا کہ فریدہ مان جائیں

فریدہ جو کسی صورت ماننا ہی نہیں چاہتی تھیں نہ وہ عنیشہ کے آگے جھکنا چاہ رہی تھیں نہ اُسے جیتتا دیکھنا چاہتی تھیں۔۔۔

عنیشہ چونکہ عفان اور وہ ایک ہی گھر میں رہتے تھے اِس لئے آمنا سامنا ہو جاتا تھا اور وہی عفان کی باتیں کبھی میسج میں کہتا کبھی سامنے جس کا جواب عنیشہ ہنوز ایک ہی دیتی

دوسرا عشرہ گزر گیا تھا اور اب یہ تیسرے عشرے میں داخل ہو گئے تھے۔۔۔عنیشہ دل ہی دل میں دعائیں کرنے لگی کہ ایک بار رافعؑ میسج کر دے لیکن خود بڑھ کر کوئی رابطہ نہیں کر رہی تھی۔۔۔

دوسری جانب عفان نے منتیں سماجتیں کر کر کے فریدہ کو منا لیا تھا,آخر کو اکلوتے سپوت کے آگے ماں کو ہار ماننی ہی پڑی تھی لیکن عفان نے منع کر دیا تھا کہ ابھی کوئی ذکر نہ کریں کسی سے

چاند رات سے دو دن پہلے عنیشہ نے اپنی ضد کے آگے ہار مان لی اور عبدالرافع کو میسج کر دیا

کیسے ہو؟۔۔عنیشہ نے دھڑکتے دل سے ٹائپ کیا

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

کیسا ہو سکتا ہوں؟۔۔ عبد الرافع میسج آنے پر خوش تو تھا لیکن اُس دن کا منظر یاد آ گیا

بھلکڑ ہی ہو سکتے ہو اور کچھ نہیں۔۔ عنیشہ نے مسکراتے ہوئے لکھا

وہ کیوں؟۔۔ عبد الرافع نے سوال کیا

مجھے جو بھلا دیا ہے!۔۔ عنیشہ نے لمبی سانس لیتے ہوئے لکھا

بھولے گا دل جس دن تمہیں, وہ دن زندگی کا آخری دن ہو گا۔۔ اپنے آپ کو نارمل کرتے ہوئے عبد الرافع نے یہ میسج پہ گانے کی لائن لکھی

ڈرامے باز ہو پورے۔۔ عنیشہ یوں مسکرئی جیسے عبد الرافع سامنے ہو

"جانتا ہوں, اور کچھ؟" عبد الرافع عنیشہ کے میسج کا جواب دئے جا رہا تھا

"کیا میں یاد نہیں آتی؟" عنیشہ نے یہ سوال خود سے بھی کیا تھا عبد الرافع کی طرف سے

"تمہیں بھولا ہی کب ہوں جو یاد کروں؟" عبد الرافع نے یہ میسج پڑھ کر بھاری دل کے ساتھ جواب دیا

"اچھا اب بس کرو!" عنیشہ نے بات ختم کرنا چاہی

"بس کے بجائے ٹیکسی نہ کر لوں؟ لیکن وہ بھی کیوں کروں اپنی گاڑی ہے میری تو" عبد الرافع نے پھر سے موڈ کو بحال کرنا چاہا

"اچھا بابا اب میری بات سنو" عنیشہ نے زچ ہوتے ہوئے کہا

"اچھا بابا اب کہو" عبد الرافع نے جواب دیا

"چاند رات پر تم, رافعہ اور رحمت بی ساتھ میں پھوپھا جی سب کو گھر آنا ہو گا" عبد الرافع کا دل میسج پڑھ کر بے چین ہو گیا

"کس خوشی میں؟" عبد الرافع نے پوچھا

"چاند رات کی خوشی میں اور کیا؟" عنیشہ نے نارملی جواب دیا

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"اچھا مجھے لگا کچھ اور ہو گا" عبد الرافع کو لگا شاید کوئی خاص بات ہو گی

"ہاں شاید کچھ اور بھی ہو جائے" عبد الرافع کو پھر سے ڈھر کا لگا۔"

"میں سمجھا نہیں" عبد الرافع کے میسج پر عنیشہ زیرلب مسکرئی

"نہیں سمجھو گے مجھے پتا ہے" عنیشہ نے جواب لکھا

"تو پھر؟" عبد الرافع جیسے جاننا چاہ رہا تھا

"بس اُس رات آجانا اور سنو خالی جیب مت آنا" یہ میسج بھی عبد الرافع کو سمجھ نہیں آیا

"کیا بولے جارہی ہو؟"

" جتنا کہا ہے بس اُتنا ہی کرنا آئی سمجھ؟" عنیشہ نے پھر سے رعب والے انداز میں میسج کیا

"اچھا ٹھیک ہے, اور کچھ؟" عبد الرافع نے محض اتنا سا جواب دیا

"نہیں۔۔۔اب بائے" عنیشہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا

" اچھا بائے" عبد الرافع نے بھی جواب دیا

عنیشہ نے گہری سانس لی اور اطیمنان سے موبائل سرہانے رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

عنیشہ کو عبد الرافع کا ساتھ ملنا ہی اُس کی بڑی تبدیلی تھی، عبد الرافع اُس کا ہر دم خیال رکھتا تھا۔

عفان کی نیندیں اڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔چاند رات پر وہ عنیشہ کو سرپرائز دینے کے چکر میں گھن چکر بنا ہوا تھا, اب چاند رات میں محض دو روز ہی بچے تھے اور بے تابیاں بے چینیاں عفان کی بڑھی ہوئی تھیں جبکہ عنیشہ سکون کی نیند لے رہی تھی اُسے پرواہ ہی نہیں تھی عفان کیا کر رہا ہے

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

رافع بار بار موبائل میں موجود ان میسجز کو پڑھ رہا تھا۔۔اُس دن اگر وہ باتیں نہ سنتا تو اُسے اندازہ بھی نہ ہوتا کہ عنیشہ کیوں چاند رات کے لئے بلا رہی ہے, عبدالرافع واقعی نہیں جانتا تھا لیکن عنیشہ نے کہا ہے تو وہ جائے گا۔۔۔

*****

جنت وِلا میں شوروغل ہو رہا تھا۔۔ آج آخری روزہ تھا۔۔۔رحمت بی بمعہ اہل وعیال کے آرہی تھیں۔۔۔عنیشہ, ثناء اور فریدہ کچن میں مصروف تھیں افطاری کے ساتھ ساتھ عید کے ناشتے کے لئے بھی تیاری کر رہی تھیں۔۔۔

عنیشہ تم آج زیادہ کام نہیں کرنا ویسے بھی مہندی وغیرہ کے لئے جاؤ گی تم اور رافعہ تو تھکی ہوئی ہوگی ایسا کرو ابھی جا کر آرام کرو رات میں دیکھ لینا چھوٹا موٹا کام

یہ فریدہ تھی جو عنیشہ سے ایسے بات کر رہی تھی جیسے روح افزا میں جامِ شرین گھول کر پلادی ہو مزید میٹھا کرنے کے چکر میں۔۔۔

عنیشہ کے ساتھ ساتھ ثناء کو بھی حیرت کا 1280 کا شدید جھٹکا لگا

لیکن چچی امی آپ دونوں اکیلے کام کرتی رہیں گی اوپر سے رحمت بی والے بھی ہونگے آپ لوگ زیادہ تھک جائیں گے مل جل کر کر لیتے ہیں ناں

عنیشہ کو سمجھ نہیں آیا وہ کس طرح جواب دے

"رافعہ ہے ناں وہ جلدی آجائے گا عبدالرافع چھوڑ جائے گا وہ ہاتھ بٹا لے گی تم جا کر آرام کر لو"

فریدہ نے پھر سے عنیشہ کے لئے ایسی بات کی جسے سن کر ثناء عش عش کر اٹھی تھی, اپنی ساعت پر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ فریدہ عنیشہ سے اتنے اچھے اور پیار بھرے لہجے میں بات کر رہی ہے

".پر چچی امی۔۔"

"اف ایک تو تم باتیں بہت کرتی ہو, جو کہا ہے وہ کرو جا کر"

"کیا کہا ہے چچی امی؟"عنیشہ ہونق سی بنی فریدہ کو دیکھنے لگی

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"اف میرا سر! جاؤ کچن سے مجھے اور ثناء کو کام کرنے دے، سر مت کھاؤ" فریدہ اپنے اُسی انداز میں آگئی تھی جو اُس کی پہچان تھی جس پر عنیشہ مسکرائی کو سر ہلاتی کچن سے باہر چلی گئی

وہ اپنے کمرے میں آکر لیٹ گئی تھی۔۔۔وہ سمجھ چکی تھی فریدہ کا یہ بدلہ ہوا انداز۔۔۔جیسے ہی اُسے گھنٹی کی آواز سنائی تھی ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی، فوراً تیز تیز قدم چلتے ہوئے باہر کی جانب آئی جہاں عبدالرافع، رافعہ کو لے کر لاؤنج میں موجود تھا۔۔۔ہانپتی ہوئی عنیشہ نے عبدالرافع کو دیکھا اور مسکرا دی، عبدالرافع نے بھی اُسے دیکھا لیکن سپاٹ چہرہ لئے پروانہ کرتے ہوئے یونہی کھڑا رہا۔۔۔عنیشہ نے وہیں سے گھورا اُسے

"اب یہیں کھڑے رہو گے یا چلتے بھی بنو گے؟"

"میرے یہاں کھڑے رہنے سے تمہیں کوئی تکلیف ہو رہی ہے؟" عبدالرافع نے ہاتھ باندھ کر جواب دیا

"ہاں ہو رہی ہے بہت تکلیف" ہنکارتے ہوئے عنیشہ نے کہا"

تو اُس کے لئے کسی اچھے سے معالج کے پاس جاؤ تکلیف رفع ہو جائے گی۔۔طنزیہ مسکرا کر عبدالرافع نے کہا

"تمہیں کیا اِس بات سے؟"

"مجھے کچھ بھی نہیں ہے، ہوا تو تمہیں ہے جو تکلیف کا بتا رہی ہو۔۔۔اچھا خیر اب میں چلا"

کہاں جا رہے ہو؟۔۔عبدالرافع واپس جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ عنیشہ نے سوال کر کے روکا

گھر اور کہاں؟ امی ابو کو بھی لے آنا ہے ناں؟ یہ تو فریدہ مامی نے کہا تھا رافعہ کو جلدی لے آؤں۔۔۔اور کچھ میڈم جی؟۔۔سعادت مندی سے عبدالرافع نے جواب دیا تو عنیشہ کو غصہ آ گیا

ہاں ہاں جاؤ جاؤ ویسے بھی کونسا تمہارے واپس آنے کا انتظار ہے مجھے، ہونہہ۔۔۔عنیشہ نے سر کو جھٹکتے ہوئے کہا

"اچھا؟ واقعی؟ تو پھر مجھے میسج کر کے کیوں کہا تھا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

کیا کہا تھا میں نے ؟ بس یہی ناں کہ سب کو لے کر آنا, اچھا ٹھیک ہے اب جاؤ اور لے کر آنا سب کو۔۔۔ چلو جاؤ اب۔۔ عنیشہ ہڑبڑا کر اُس کے پاس گئی اور دھکیلنے لگی

"آرام سے دھکے تو نہ دو"

"کیوں نہ دوں, نکلو باہر"

ایسا نہ ہو دھکا دینے کے چکر میں ایک دوسرے کو دھکیلتے ہوئے گر پڑیں۔۔ عبد الرافع نے بچپن والی بات یاد دلا دی تھی

عنیشہ ایک پل کے لئے مسمرائز ہو گئی تھی

اے ہیلو؟ کہاں گم گئیں ؟۔۔ عبد الرافع نے چٹکی بجائی

ہاں؟؟ کیا؟ تم گئے نہیں اب تک ؟ جاؤ بھئی اور کوئی کام وغیرہ نہیں ہیں کیا؟؟ نکلو جاؤ۔۔ عنیشہ اُسی انداز میں واپس آ گئی تھی

اچھا اچھا جا رہا ہوں اللہ حافظ۔۔ عبد الرافع نے اُس کے سر پر ہلکی سی چپت ماری اور چلا گیا۔۔۔ عنیشہ وہیں کھڑی اُسے جاتا دیکھ رہی تھی

عبد الرافع جاتے ہوئے وہ پل یاد دلا گیا جس کی وجہ سے وہ عفان سے دور ہوئی تھی اور رافع کے نزدیک ہوئی تھی

وہ واپس اپنے کمرے تک بوجھل قدموں سے گئی۔۔۔ بستر پر ایسے دراز ہوئی جیسے بہت بھاری کام کیا ہو, جسم تھکا تھکا بے جان سا لگنے لگا تھا۔۔۔

وہ عفان کو شادی کے لئے فریدہ کو منانے کی بات کر چکی تھی لیکن دوسری جانب دل اتھل پتھل ہو رہا تھا, وہ عبد الرافع کے بارے میں سوچ رہی تھی, رافع جو ساری باتیں سن چکا تھا غالباً اس کے بارے میں اب سوچنے لگی تھی, فریدہ کا بدلا انداز صاف بتا رہا تھا عفان آج رات کچھ کرنے والا ہے ساتھ ہی کہیں فریدہ بھی کچھ دھمال نہ کر ڈالیں۔۔۔ عبد الرافع کا ذہن میں آتے ہی وہ ایک دم الرٹ ہو گئی

اور ایک فیصلہ پر آ کر سانس خارج کی

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

مغرب ہونے سے آدھا گھنٹہ پہلے رحمت بی عبدالرافع اور انصر آ گئے تھے,اُس کے چہرے پر اداسی واضح تھی جسے عنیشہ ہی سمجھ سکتی تھی۔۔۔ لیکن عبدالرافع سب کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی کھویا ہوا تھا بیٹھا ہوا تھا

لگتا ہے عبدالرافع کو روزہ لگ رہا ہے۔۔ عنیشہ نے سب کا دھیان عبدالرافع کی جانب کیا خود وہ بھی سپاٹ چہرہ لئے اُسے دیکھنے لگا پھر گھور کر اُسے دیکھا

ارے باپ رے۔۔۔۔۔ کیا زیادہ زور سے روزہ لگا ہے جو ایسے خونخوار انداز میں دیکھ رہے ہو؟۔۔ عنیشہ نے مسکراہٹ دبا کر کہا

کیوں چھیڑ رہی ہو عنیشہ ہمارے رافع کو؟۔۔ ثناء نے عبدالرافع کی بلائیں لیں

"اچھے سے لیں بھئی بلائیں کہیں کسی چڑیل کا سایہ تو نہیں پڑ گیا؟"

عنیشہ نے اپنے ہونٹ دانتوں تلے دبائے اور ایک نظر عبدالرافع کو دیکھا

"کیوں چھیڑ رہی ہو بھئی,جاؤ کچن میں,رافعہ بیٹا آپ بھی جاؤ چلو افطار کے لئے ٹیبل سیٹ کرو"

ثناء نے عنیشہ کو جھڑکا

اوہو امی,آپ بھی ناں,اچھا عبدالرافع تم بھی چلو مستقبل میں بیوی کے مددگار بنو گے اسلئے ابھی سے یہ ٹریننگ لے کو چلو آؤ ہمارے ساتھ۔۔

عنیشہ عبدالرافع کو زچ کیئے جا رہی تھی اور وہ برداشت کر رہا تھا

"عنیشہ کیا ہو گیا ہے بھئی؟"

ثناء کو حیرانی ہوئی

"عفان کہاں ہے؟اُسے بھی کچن میں بھیجیں چچی امی آج ذرا لڑکوں سے کام کروائیں ہم بھی"

عنیشہ نے اب عفان کے نام کہا اور عبدالرافع کا وہیں منہ بن گیا

http://paksociety.com

اب عفان کا کیا ذکر؟ وہ یہ زنانے کام نہیں کرنے والا۔۔ہاں عبد الرافع کر سکتا ہے اُسی سے کروالو مگر خبردار جو میرے بیٹے کے لئے کچھ ایسا سوچا بھی۔۔۔فریدہ اپنی پرانی جون میں آنے میں دیر تھوڑی نہ لگاتی ہے۔

اچھا زنانیوں سے دوستی کرنے میں حرج نہیں ہونا اُس کا باقی کام کرنے میں ہو گا؟؟۔۔عنیشہ بھی کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی

اب بحث ہی ہوتی رہے گی یا تم لوگ کچن کا رخ بھی کرو گے ؟۔۔روحیل نے بے زار ہوتے ہوئے کہا

جی چاچو بس جا ہی رہے ہیں، آؤ رافع۔۔۔ہ۔۔عنیشہ نے پہلے عبد الرافع کا نام لیا پھر ایک دم سے اُسے رافعہ کر دیا

ٹیبل پر افطاری کا سامان لگاتے ہوئے رافعہ کو سمجھا بھی رہی تھی گھر کے امور کے لحاظ سے جس میں رافعہ کو قطعی کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

افطاری سے ۵ منٹ پہلے عفان بھی آچکا تھا۔سب لوگ ٹیبل پر آ گئے تھے اور رحمت بی بی کو بھی ساتھ بٹھایا تھا۔افطاری کرنے بعد مرد حضرات مسجد جانے کی تیاری میں لگ گئے، فریدہ اور ثناء اپنے اپنے کمروں میں جب کہ عنیشہ اور رافعہ جنت بی بی کو اُن کے کمرے میں لے گئیں جہاں نماز پڑھنے کے بعد دونوں چھت پر چلی گئیں چاند دیکھنے

"اف یہ چاند ہمیں کیوں نہیں دکھتا؟" رافعہ نے ہاتھ سے بادلوں کو ہٹانے کی کوشش کی

"بدھو بادل ہٹا ایسے رہی ہو جیسے سچی میں سامنے ہوں" عنیشہ بھی چاند دیکھنے کی کوشش میں تھی

"ہم بھی اب ٹیلی اسکوپ لے ہی لیں اُسی سے دیکھنے میں آسانی ہو گی ناں" رافعہ نے مشورہ دیا

"پھر تو تمہیں اپنے جیسے ستارے بھی دکھ جائیں گے" عنیشہ نے رافعہ کو زبان چڑائی

"کیا مطلب میرے جیسے ستارے؟ میں کوئی ستارہ ہوں؟" رافعہ نے اپنے آپ کو دیکھا پھر آسمان کو

"ہاں تم اوپر سے ہی تو آئی ہو ایلین کہیں کی" رافعہ اس بات پر منہ پھلا بیٹھی

"ڈرامے باز کہیں کی" عنیشہ کھکھلائی اور یکدم اُس کا موبائل بج اٹھا

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

چاند مبارک ہو عنیشہ "کال رسیو کرتے کے ساتھ ہی عفان نے بولا

"کہاں مبارک؟ یہاں تو دکھ ہی نہیں رہا مجھے "عنیشہ نے آنکھیں میچ کر دیکھا

"کوشش کرو شاید میں دکھ جاؤں" عفان ہنسا

"آئے ہائے میرے چھت پر ایک ستارہ یعنی ایلین پہلے سے ہی موجود ہے اب تم بھی چاند بن گئے؟

"کس کا فون ہے آپی؟" رافعہ نے بولنا لازمی سمجھا

"چلو تم چاند ڈھونڈو پھر چچی امی کا انتظار کرو اپنی" عفان نے قہقہہ بلند کیا

"کیا مطلب "عنیشہ جان کر انجان بن گئی

"جان جاؤ گی" عفان نے اتنا سا ہی کہا اور فون بند کر دیا

"آپی آپی وہ دیکھیں ایک چھوٹی سی لکیر وہ چاند ہے ناں دیکھیں دیکھیں" رافعہ نے تقریباً عنیشہ کو جھنجھوڑ ہی ڈالا تھا

وہ جو عفان کی بات میں کھوئی ہوئی تھی نظر اٹھا کر سامنے چاند کو دیکھا اور رافعہ کو وہیں چھوڑ کر نیچے جانے لگی

نیچے فریدہ اور ثناء گلے لگ کر چاند کی مبارکبادیں وصول کر رہی تھیں۔

کچھ ہی دیر میں مرد حضرات بھی گھر آ گئے تھے اور ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔

ثناء عنیشہ کے کمرے میں گئی اور اُسے فریدہ کی بات بتائی

"امی اُنہیں منع کر دیں" عنیشہ کھڑکی کے سامنے کھڑی آسمان کو تک رہی تھی

"پاگل ہو گئی ہو کیا؟ عفان کے لئے تمہارا رشتہ آنا کسی نعمت سے کم ہے کیا؟" ثناء کا پارہ چڑھا ہوا تھا

"لیکن مجھے عفان سے شادی نہیں کرنی" عنیشہ آسمان کو دیکھتے ہوئے جواب دے رہی تھی

کیوں نہیں کرنی اُس سے؟ بچپن سے ایک دوسرے کو جانتے ہو، ایک ہی گھر کے بچے ہو پھر کیا مسئلہ ہے؟

پاک سوسائٹی پر موجود مشہور و معروف مصنفین

عُمیرہ احمد	صائمہ اکرام	عُشنا کوثر سردار	اشفاق احمد
نمرہ احمد	سعدیہ عابد	نبیلہ عزیز	نسیم حجازی
فرحت اشتیاق	عفت سحر طاہر	فائزہ افتخار	عنایتُ اللّٰہ التمش
قُدسیہ بانو	تنزیلہ ریاض	نبیلہ ابر راجہ	ہاشم ندیم
نگہت سیما	فائزہ افتخار	آمنہ ریاض	مُمتاز مُفتی
نگہت عبدُاللّٰہ	سباس گُل	عنیزہ سید	مُستنصر حُسین
رضیہ بٹ	رُخسانہ نگار عدنان	اقراء صغیر احمد	علیمُ الحق
رفعت سراج	اُم مریم	نایاب جیلانی	ایماے راحت

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود ماہانہ ڈائجسٹس

خواتین ڈائجسٹ، شُعاع ڈائجسٹ، آنچل ڈائجسٹ، کرن ڈائجسٹ، پاکیزہ ڈائجسٹ،
حناء ڈائجسٹ، رِدا ڈائجسٹ، حجاب ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، جاسُوسی ڈائجسٹ،
سرگُزشت ڈائجسٹ، نئے اُفق، سچی کہانیاں، ڈالڈا کا دستر خوان، مصالحہ میگزین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی شارٹ کٹس

تمام مُصنفین کے ناولز، ماہانہ ڈائجسٹ کی لسٹ، کِڈز کارنر، عمران سیریز از مظہر کلیم ایم اے، عمران سیریز از ابنِ صفی،

جاسُوسی دُنیا از ابنِ صفی، ٹورنٹ ڈاؤنلوڈ کا طریقہ، آن لائن ریڈنگ کا طریقہ،

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"بس آپ جا کر منع کر دیں بلکہ عفان کے سامنے جا کر منع کریں" عنیشہ اٹل فیصلہ لئے ہوئے تھی

"میں نے جا کر اپنی بے عزتی نہیں کروانی فریدہ سے" ثناء تھک ہار کر چیئر پر بیٹھ گئیں

"انہوں نے جو پوری زندگی میرے ساتھ کیا، کیا آپ چاہتی ہیں آگے بھی وہی ہو؟" عنیشہ نے پلٹ کر ثناء کو کہا

"کیسی باتیں کر رہی ہو تم؟ میں اُنہیں کچھ نہیں کہوں گی" ثناء کو گھبراہٹ شروع ہو گئی تھی

چچی امی نے آپ سے کہا ہے اب آپ باہر جائیں اور سب کو بتا دیں عفان سمیت کہ میں نے منع کر دیا ہے بس

"اب کہاں جا رہی ہو؟ اور اگر عفان نہیں تو پھر کون؟ مجھ سے پوچھا جائے تو کیا کہوں گی؟ کیا بہانہ تراشوں گی؟" ثناء عنیشہ کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی جو دروازے کی جانب جا رہی تھی

"لیکن میری یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ جب مجھے عفان سے کرنی ہی نہیں ہے تو پھر کیوں مجھے راضی کرنا چاہ رہی ہیں؟" مٹھیاں بھینچتے ہوئے بھنویں اچکا کر عنیشہ نے کہا

تم کیا چاہتی ہو پہلے ہی میری اور تمہاری فریدہ چاچی سے مسئلے تھے اب وہ خود رشتہ لے کر آئی ہے میں جا کر منع کر دوں تو گھر میں ہی عالمی جنگ چھڑ جائے گی۔ مجھے تو بخشو، میں جا رہی ہوں ہاں کرنا اب مجھ سے کوئی بحث نہیں کرنی آئی سمجھ

ثناء باہر چلی گئی اور سب کو خبر دے دی کہ عنیشہ اِس رشتے سے خوش ہے اور ابھی عفان کے ساتھ شاپنگ کرنے جائے گی، دوسری جانب عبد الرافع کو امید یہی تھی لیکن دل ٹوٹنا بس اُسی نے سہا۔

عید کی شاپنگ میں عفان کا چھیڑنا اور عنیشہ کا زبردستی مسکرانا عفان کا ساتھ دینا دل سے اُسے یہ سب برا لگ رہا تھا لیکن وہ کچھ کر نہیں پا رہی تھی۔ عید پہ بھی وہ بجھی بجھی سی تھی عبد الرافع جو ویسے ہی خاموش طبع کا تھا مزید خاموش ہو گیا۔ عید پہ سب کا آنا جانا لگا رہا سب کی مبارکبادیں وصول کی جا رہی تھیں۔

خوش ہو؟

رات کے وقت عبد الرافع کا پیغام عنیشہ کے موبائل میں موصول ہوا

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

ہاں شاید

عنیشہ نے آنسو ضبط کر کے جواب دیا

چلو خوش رہو۔۔

.کیوں اور کچھ نہیں کہنا؟"عنیشہ چاہ رہی تھی کہ عبدالرافع کہے لیکن۔۔

نہیں بس شب بخیر

عبدالرافع نے پیغامات کا سلسلہ منقطع کر دیا۔

*****

"کیا بات ہے چندا، تم فریدہ کے ساتھ شاپنگ پہ نہیں گئیں؟ پتا ہے ناں تمہاری چوائس اور اُس کی ذرا بھی میل نہیں کھاتی اب وہ جو لے آئے پھر تم نے ہی نقص نکالنے ہیں" جنت بی نے عنیشہ کو ٹی وہ پہ گم ہوتے دیکھ کر کہا

"وہ جو بھی لے آئیں پہن لوں گی مجھے مسئلہ نہیں"عنیشہ نے قدرے بے زاری سے جواب دیا

"ہیں؟ یہ تم کہہ رہی ہو؟ اللہ خیر کرے، اتنی تبدیلی آگئی؟ لگتا ہے اس سیاست دان کا جلوہ یہاں بھی ہو گیا ہے بھئی" جنت بی نے وہیں تخت سے بیٹھے بیٹھے بلائیں لینا شروع کر دی

اوہو دادو بس کریں۔ اور کوئی بات نہیں ہے کیا جب دیکھو میری شادی میرا نکاح اِسی میں ہی دن رات نکال لیتے ہیں آپ لوگ

عنیشہ جانے کے لئے کھڑی ہو گئی

اے لڑکی۔۔! کیا ہو گیا ہے تجھے؟ تو کب سے چڑچڑی ہو گئیں؟ ہاں؟ ایک تو نکاح ہو رہا تمہاری ہی رضامندی سے اور تم ہو کہ اب نخرے کر رہی ہو؟ فریدہ کا تو اثر نہیں ہو گیا؟

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

جنت بی پہلے سخت لہجے میں بات کی پھر انداز بدل لیا

اف بس بھی کریں"عنیشہ باہر کی جانب گئی اور جنت بی کو حیرت میں ڈال گئی۔

جہاں گھر بھر تیاریوں میں تھا وہیں عفان سے عنیشہ نے بات کرنا چھوڑ دی تھی۔وجہ یہی بتائی کہ اب نکاح تک بات نہیں کریں گے تھوڑا فاصلہ ہونا ضروری ہے۔

تم عفان سے بات نہیں کر رہیں سمجھ آتا ہے لیکن اماں سے بھی اچھے سے بات نہیں کر رہی ہو اور فریدہ جو اتنی خریداری کر کے لائی ہے وہ بھی نہیں دیکھ رہیں کسی چیز میں دلچسپی نہیں دکھا رہیں تم کیوں؟

"کمال ہے اب لوگ آپ سے میری شکایت لگا رہے؟میں آپ کی شکایت کس سے لگاؤں؟"عنیشہ نے دانت پیستے ہوئے کہا

یہ کس لہجے میں مجھ سے بات کر رہی ہو تم؟

کیا کروں پھر میں؟جب میں نے کہا تھا کہ مجھے عفان سے شادی نہیں کرنی آپ نے زبردستی ہاں کر دی اب میرا موڈ ایسا ہی رہے گا۔۔

عنیشہ نے وجہ بتائی

اف لڑکی۔۔عفان تمہارا بچپن سے دوست رہا ہے اور ایک دوسرے کو اچھے سے جانتے ہو حیرت ہے اُس کا رشتہ آنا تمہیں کیوں برا لگ رہا ہے کیوں شادی نہیں کرنا چاہتی ہو؟

صاف بات یہ ہے کہ مجھے عفان سے نہیں بلکہ عبد الرافع سے شادی کرنی ہے۔۔عنیشہ نے جیسے ہی کہا ثناء کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا

کیا؟عبد الرافع سے؟وہ تو تم سے چھوٹا ہے،دماغ تو درست ہے ناں تمہارا؟

وہ کوئی پہلا نہیں ہے جو مجھ سے چھوٹا ہے۔اور ابھی لوگ ہیں جو اپنے سے بڑی عمر کی عورت سے شادی کر چکے ہیں

"لیکن زمانہ کیا کہے گا؟"ہاتھ ملتی ہوئی ثناء نے کہا

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

مجھے زمانے سے زیادہ اپنی فکر ہونی چاہیئے

تمہارا نکاح ہے عید الاضحیٰ پہ اور تم اب کسی اور سے شادی کا کہہ رہی ہو؟

"میں اپنی بات رکھ چکی ہوں، اب آگے آپ کی مرضی اگر چاہتی ہیں کہ میں اپنا رویہ بدلوں تو جیسا کہا ہے وہ ہو ورنہ ایسا ہی رہے گا میرا رویہ سب سے۔۔۔"

"بہت ہی سر چڑھ گئی ہو تم" ہنکارا بھرتے ہوئے ثناء نے کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔ عنیشہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔

"عید میں ایک ہفتہ باقی تھا سب گھر والے رحمت بی، عبد الرافع اور رافعہ سمیت سب جمع ہوئے تھے اور ہنسی مذاق ہو رہا تھا۔

جنت بی، عید الاضحیٰ کا اصل مقصد کیا ہے؟" عنیشہ نے سوال کیا۔

"بیٹا جیسے تمہیں پتا ہی نہیں ناں" ہنسی میں جنت بی بات ٹال گئیں۔

"پتا تو ہے پر آپ سے جاننا ہے۔۔۔"

"ہمم۔۔ بیٹا اصل مقصد تو قربانی ہے اور یہ جانوروں کی قربانی کی بات نہیں ہماری اپنی بات ہے یعنی ہمارا اپنا ایمان، ایثار ہم کیسے اللہ کی نعمت کی قربانی دیں کس طرح دیں اصل سبق یہی تھا ورنہ بتاؤ اگر ایک باپ واقعی اپنے مالک کی بات مان کر بیٹے کو قربان کر دیتا تو اب کیا حالات ہوتے؟ اُس رب نے اپنے بندے کا امتحان لیا تھا، اُس بندے نے بس اپنے رب کی بات مانی لبیک کہا اور قربان کرنے چلا تھا، اللہ کو اُس کا یہ ایثار اتنا پسند آیا کہ بیٹے کے بجائے دنبہ رکھ دیا اور ایسے اُس کی قربانی ہو گئی۔۔"

"جنت بی، وہ اللہ کا بندہ حضرت ابراہیم تھے" عفان نے بات ختم ہونے کے بات کہا۔

"عفان، دادو کو پتا ہو گا ضرور انہیں بتانے کی ضرورت نہیں" عنیشہ نے ٹوک دیا

"یہ کس طرح بات کر رہی ہو تم میرے بیٹے سے" فریدہ نے فوراً بانہیں چڑھا لیں۔۔

"سوری چچی امی" عنیشہ نادم ہوئی۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

لیکن بیٹا تم یہ بات کیوں پوچھ رہی ہو؟

"دادو، اگر میں کہوں کہ میرے لئے بھی کوئی قربانی دے تو؟"

"کیا مطلب؟" سب نے ایک ایک کر کے کہا اور حیرانی سے عنیشہ کو دیکھا

"میں صاف بات کرنا چاہتی ہوں، عفان تم بھی یہاں موجود ہو اور باقی سب گھر والے بھی۔ میں تم سے شادی نہیں کر سکتی، کیا کیوں کیسے پلیز مجھ سے نہ پوچھا جائے" عنیشہ یہ کہہ کر رکی نہیں فوراً بھاگ کر اوپر چلی گئی۔

عنیشہ کی بات سے ایک ہنگامہ سا مچ گیا تھا لیکن وہ خود چھت پر تھی۔ نیچے عفان اور عبدالرافع یہ بات سن کر حیرت سے دوچار ہو چکے تھے۔

"یہ کیا کہہ کر گئی ہے تمہاری بیٹی؟۔"

فریدہ نے ثناء سے پوچھا جو اِس وقت سبکی محسوس کر رہی تھی

"وہ اصل میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عنیشہ نے مجھے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ شادی نہیں کرنا چاہتی" ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو؟ دیکھ لیا آپ نے بھائی صاحب؟ اماں آپ نے بھی سنا؟ بے عزتی ہی کروانی تھی ثناء تو پہلے ہی انکار کر دیتیں اب کیوں؟۔"

"میں سمجھی تھی کہ وہ اِس رشتے سے خوش رہے گی اور اپنے ہی گھر میں رہے گی لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اب یہ بات چھوڑو، یہ بتاؤ کیا وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے جنت بی نے پوچھا۔"

"جی اماں۔۔۔۔۔۔ وہ دراصل عبدالرافع سے شادی کرنا چاہتی ہے۔"

عفان نے مٹھیاں بھینچ کر عبدالرافع کو غصے کی نظر سے دیکھا لیکن عبدالرافع نے نظریں جھکا لیں۔

میں نے سمجھایا تھا بہت لیکن آج یہ۔۔۔۔

http://paksociety.com

رحمت بی کا بھی حیرت سے منہ کھل گیا۔ گھر میں سب کے تاثرات الگ تھے۔ فریدہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ خوب جا کر عنیشہ کو سنائے لیکن۔۔۔۔

عنیشہ کا میسج سامنے اسکرین پر جگمگا رہا تھا۔ رافع نے عفان کو دیکھا اور پھر اٹھ کر چلا گیا چھت پر۔۔

عنیشہ آنکھوں میں آنسو لائے بس چاند کو ہی تک رہی تھی اور نیچے کھلبلی مچی ہوئی تھی۔

ٹھنڈی ہواؤں سے عنیشہ کے بال لہرا رہے تھے۔ وہ ہاتھ باندھے ایک کونے میں کھڑی تھی۔

عبد الرافع اُسکے پاس آیا اور اپنا گلا کھنگارا

"مجھے حیرت ہو رہی ہے تم پر" بنا دیکھے عنیشہ نے کہا۔۔

"کیوں؟" عبد الرافع کو سمجھ نہیں آیا۔۔

"کیا ایک دفعہ کہہ نہیں سکتے کہ تم مجھے پسند کرتے ہو؟" عنیشہ نے پلٹ کر عبد الرافع کو کہا اور وہ شرمندہ سا نظریں جھکا گیا

"کرتا ہوں کرتا رہوں گا لیکن تم نے یہ غلط کیا ہے عنیشہ" عبد الرافع نے نظریں جھکائے ہی جواب دیا

بچپن میں جب تماری وجہ سے مجھے ڈانٹ پڑی تھی لیکن پھر تم نے مجھے مار سے بچایا لیکن پھر بھی ڈانٹ پڑی اُس کے بعد عفان تو مجھ سے دور ہو گیا لیکن تم قریب ہو گئے۔ تو کیا تمھیں یہ اندازہ نہیں ہوا کہ میں بھی تمہیں پسند کر سکتی ہوں" بھنویں اچکا کر ہاتھ باندھ کر عنیشہ نے کہا۔۔۔

عبد الرافع نے گہری سانس لی

"لیکن تم نے تو عفان کو کہا تھا شادی کے لئے۔۔۔"

"صرف شادی کے لئے کہا تھا یہ تو نہیں کہا تھا کہ میں اُس سے پیار کرتی ہوں، وہ معافی مانگ رہا تھا میں نے اسے معاف کرنے کے لئے یہ بات رکھی تھی اور تم نے کیا کیا؟ ہماری باتیں سنیں دیوار کی اوٹ سے؟۔۔

"یعنی تم جانتی تھیں کہ میں وہاں کھڑا ہوں" عبدالرافع کو اندازہ تھا لیکن پکا یقین نہیں تھا۔۔۔

"ہاں اور جب اُس دن کوریڈور میں بیٹھے ہوئے مجھے میسج کر رہے تھے یہ نہ ہوا کہ خود آ کر مجھ سے بات کرتے؟"

عبدالرافع کو سمجھ نہیں آیا وہ اب کیا کہے

اُس کے بعد سے تم نے ایک بار بھی مجھ سے خود سے بات نہیں کی، بات کی تو میں نے کی۔۔

"ہاں یہ میں نے کیا تھا" رافع نے اعتراف کیا

"تو کیوں کیا ایسا؟" عنیشہ نے غصے سے کہا

"مجھے نہیں پتا تھا یہ سب کر کے تم یوں پسندیدگی کا اظہار کرو گی" عبدالرافع نے شوخ ہوتے ہوئے کہا۔۔

"کیا مطلب؟" عنیشہ نے حیرت سے پوچھا

"پسند تو تم بھی مجھے نہیں تھیں لیکن دل ہے ناں تم پر ہی آ گیا۔ اب تم مجھ سے بڑی بھی ہو اور رعب بھی ڈالنے والی۔ خیر اب تو تم بھی جھک ہی گئیں اور کچھ حد تک اظہار بھی کر ہی گئی ہو تو مجھے نہیں لگتا اب مجھے اور کچھ کہنا چاہیے سمجھ تو تم بھی گئی ہو گی ناں" عبدالرافع عنیشہ کو اب چھیڑ رہا تھا۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا ہے اور تم سمجھا بھی نہیں رہے ہو تو کیا کروں؟؟" عنیشہ نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"اب اتنا سب کچھ ہنگامہ کروا کر تم بچ سکتی ہوں اپنی چہیتی چچی امی سے۔۔"

"پتا نہیں لیکن میں خاموش کب تک رہتی؟"

"جیسے میں خاموش تھا تم بھی رہ لیتیں" عبدالرافع کو کچھ نہ سوجھا تو یہی کہہ دیا

"خیر نیچے جنت بی سنبھال لیں گی ناں ہماری بات لیکن ڈر بھی لگ رہا ہے تھوڑا سا" عبدالرافع کہتے ہوئے اور ہاتھ پکڑے عنیشہ کے بے حد قریب آ گیا۔ عنیشہ کے چہرے پر ہوائیاں آ گئیں

http://paksociety.com

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"اچھا چھوڑو اب جانے دو" عنیشہ نے ہاتھ چھڑانا چاہا اور عبد الرافع کو دور کیا۔"

"ایسے دھکیلو گی یاد ہے ناں ساتھ گر پڑیں گے اور اب تو ساتھ گرنے میں اور بھی مزہ آئے گا" عبد الرافع کی ذو معنی باتیں اور شوخ انداز دیکھ کر عنیشہ نے سچ مچ دھکیلا اور بھاگتی ہوئی نیچے جانے لگی۔

"لوگوں کی عید چاند دیکھ کر ہوتی ہے، میری عید تو اب تم سے ہی ہوگی۔۔۔۔۔۔۔اُف تم نے تو مجھے اِس قربانی والے عید میں ہی قربان کرنے کا ارادہ کیا تھا شاید؟ اللہ اب خیر ہی کرے میری" عبد الرافع نے مسکراتے ہوئے کہا عنیشہ نے پلٹ کر اُسے دیکھا اور شرگیں نظروں سے دیکھا اور نیچے چلی گئی۔

نیچے ہنگامہ تو ہو رہا تھا لیکن بات سنبھالنے والے بڑے ہی تھے سو بات سنبھل گئی اور عنیشہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"تم نے اچھا نہیں کیا" عفان اُس کے کمرے میں آ گیا تھا عنیشہ چونکی

"میں نے سوچ سمجھ کر کیا ہے جو بھی کیا ہے۔"

"میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟" عفان نے طیش میں آکر پوچھا۔

"میں نے بس یہ کہا تھا اپنی امی سے کہنا کہ تم شادی کرنا چاہتے ہو، یہ نہیں کہا تھا کہ میں شادی کرنا چاہتی ہوں" عنیشہ نے کہا تو واقعی ایسا ہی تھا۔

"لیکن عنیشہ۔۔۔" عفان نے عنیشہ کا بازو زور سے جکڑا ہوا تھا۔

باہر فریدہ بھی جلے پیر بلی کی طرح چکر کاٹ رہی تھی اور غصے میں تھی لیکن دوسری طرف رحمت بی بی، جنت بی گھر کے مکین خوشیاں منا رہے تھے۔

"مجھے مزید کوئی بات نہیں کرنی، جب میں پیار ہی نہیں کرتی تم سے تو کیسے پوری زندگی سمجھوتے کی گزارتی؟ ہاں میرا طریقہ شاید غلط ہوگا لیکن میں بھی کیا کرتی؟ مجھے جو سمجھ آیا جیسے آیا کر لیا۔ اب تم جاؤ یہاں سے" تیکھی نظروں سے عنیشہ نے عفان کو دوبدو کہا جس پہ عفان نے اُسے چھوڑ دیا۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"ایسے کیسے چلا جاؤں؟ میری منگ ہو تم, اور میرے ہوتے ہوئے تم کسی اور کے بارے میں سوچ بھی کیسے سکتی ہو؟ ہمارا نکاح ہے اگلے ہفتے عنیشہ۔۔۔۔۔ ایسے تو ذلیل نہ کرو مجھے اور میرے پیار کو۔۔"

"پیار؟ کون سا پیار؟ وہ پیار جو چچی امی کے کہنے سے میرا ساتھ چھوڑ, وہ تھا پیار؟ جانتے ہو میں نے قربانی کی بات کیوں کی تھی؟ قربانی کا اصل مقصد تھا ہماری آزمائش اور صبر اور اُس کا پھل۔۔۔ تمہاری کیا آزمائش تھی؟ تم نے مجھے چھوڑا تھا پیار کونسا تھا یہ بتا دو, میں نے کبھی تم سے اظہار نہیں کیا کہ پیار کرتی ہوں یا پسند, بس یہی کہا تھا ناں کہ چچی امی سے کہو رشتہ لائیں۔۔"

عفان نے بھنویں اُچکا کر عنیشہ کو دیکھا۔

"قربانی ہر رشتہ مانگتا ہے, صبر مانگتا ہے۔۔۔۔۔ میں نے بچپن کے واقعات کے بعد صبر کیا, میری آزمائش جو لکھی تھی اُس وقت, میرا ساتھ جس نے دیا میں اُسی کا ہی ہاتھ تھاموں گی نہ کہ اُسکا جس نے ساتھ چھوڑا۔۔"

عنیشہ کے آنسو جھلک پڑے۔۔۔

"عنیشہ تم میرا دل کیسے توڑ سکتی ہو؟" عفان نے گلوگیر آواز میں کہا

"میں نے کب توڑا دل؟ ارے جس کا دل تمہاری ہی وجہ سے ٹوٹا تھا وہ بھلاں کیا تمہارا دل توڑے گی؟" ہنکارا بھرتے ہوئے عنیشہ نے کہا۔

"عنی۔۔"

"پلیز عفان, اب جاؤ, مجھے اکیلا چھوڑ دو اور جو فیصلہ میں نے کیا ہے مجھے اُس میں ہی خوش رہنے دو, میں سمجھوتے کا رشتہ نہیں نبھا سکتی نہ ہی تم سے نفرت جتا جتا کر زندگی گزارنا چاہتی ہوں"

عنیشہ لمبی سانس خارج کی اور عفان پیت پٹختے ہوئے چلا گیا۔۔۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

ایک ہفتے بعد جو نکاح اُس کا عفان سے ہو رہا تھا اب عبد الرافع سے ہو گا یہ بات جان کر اُس کے جان میں جان آ گئی لیکن ساتھ ہی اُسے اپنی اِس حرکت پہ سب سے معافی مانگنی تھی خاص کر چچی امی سے جو بھی تھا سب سے زیادہ برا عفان اور فریدہ کو ہی لگا جس کے لئے عنیشہ خود کو ذہنی طور پر تیار کر چکی تھی وہ معافی مانگنے اور سب کو منانے میں لگ گئی۔۔۔

اب اِس عید الاضحیٰ پہ عنیشہ کا نکاح ہے، اِس عید پہ چاندرات تو نہیں ہوتی مگر پھر بھی اُس کے نصیب کا چاند مل رہا ہے۔۔۔

اُس کی خوشیوں میں ساتھ رہئیے گا، بھولئیے گا نہیں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد

آپکی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com